رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵

قادیان
روزنامہ
الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت ایک آنہ

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند

نمبر ۱۲۳ | مورخہ ۲۱ ذوالحجہ ۱۳۵۳ ہجری | یوم دوشنبہ | مطابق ۲۷ مارچ ۱۹۳۵ء | جلد ۲۲

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفر گورداسپور

احمدی احباب کا ۲۵ مارچ کو ۲۳ مارچ سے بھی زیادہ اجتماع اور بے مثال اخلاص

قادیان ۲۵ مارچ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج بھی سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ میں شہادت دینے کے لئے بذریعہ موٹر گورداسپور تشریف لے گئے۔ ریلوے کی طرف سے آج بھی قادیان سے ۷ بجکر ۴۴ منٹ پر سپیشل ٹرین روانہ ہوئی۔ جو ۲۳ مارچ سے بھی زیادہ بھری ہوئی تھی۔ امیر قافلہ حضرت مولوی شیر علی صاحب تھے۔ جب سپیشل گورداسپور کے سٹیشن پر پہنچی تو دعا کی گئی۔ اور پھر احباب جائے قیام پر پہنچے۔ حضور پہلے تشریف لا چکے تھے۔ ساڑھے دس بجے حضور کچہری تشریف لے گئے۔ اور ایک بجے واپس آکر کھانا تناول فرمایا۔ اور ظہر و عصر کی نمازیں قصر کرکے پڑھائیں اور ۲ بجے پھر گواہی کیلئے تشریف لے گئے۔ اور ساڑھے پانچ بجے فارغ ہو کر کیمپ میں تشریف لائے۔ آج بھی جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ جناب مرزا عبد الحق صاحب۔ جناب چودھری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء جناب مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر کورٹ میں موجود تھے۔ کیمپ میں احمدیوں کا بہت بڑا اجتماع تھا۔ جہاں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی صدارت میں بعد نماز ظہر و عصر جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل مبلغ نے صداقتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر۔ اور مولوی جلال الدین صاحب شمس نے واقعاتِ حاضرہ کے رُو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقانیت پر تقریریں کیں۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس نے بتایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی گورداسپور مقدمات کی وجہ سے تشریف لاتے رہے ہیں۔ اور صحابہ مسیح موعود کو وہ زمانہ خوب یاد ہے۔ آج جبکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جنکے متعلق خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو یہ بتایا تھا۔ کہ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا" جب گورداسپور ایک مقدمہ کے سلسلہ میں تشریف لائے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی یاد پھر تازہ ہوگئی۔ حق پسند اصحاب اسی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ مخالفین نے ابتدائے سلسلہ سے جماعت احمدیہ کو مٹانا چاہا۔ مگر وہ اپنی ہر تدبیر میں ناکام و نامراد رہے۔ یہانتک کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہزاروں خدام اسجگہ جمع ہیں۔ جو آپ کی صداقت و راستبازی کا عظیم الشان ثبوت ہے۔ ۵½ بجے جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کچہری سے واپس تشریف لائے۔ تو حضور نے برعایت وقت ایک مختصر تقریر فرمائی۔ جسمیں جماعت احمدیہ کی موجودہ مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے ان شاندار کامیابیوں کا ذکر فرمایا جو جماعت احمدیہ کیلئے مقدر ہیں۔ یہ تقریر انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد شائع کیجائیگی تقریر کے بعد حضور نے فرمایا۔ اگرچہ میری شہادت ختم ہوگئی ہے مگر اس پر سرکاری وکیل کی جرح باقی ہے۔ اسکے لئے پرسوں (۲۷ مارچ) پھر آنا پڑیگا۔ ساتھ ہی حضور نے دوستوں کیلئے دعا کرتے ہوئے جانیکی اجازت دی اور احباب روانہ ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج ۲۳ مارچ سے بھی بہت زیادہ احباب بیرونجات سے گورداسپور پہنچے۔ ہزارہا احمدیوں کا یہ اجتماع نہایت ہی شاندار تھا۔ اور ظاہر کرتا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کو اپنے امام کیساتھ جو عقیدت اور اخلاص ہے اسکی مثال ملنا ناممکن ہے جب حضرت امیر المومنین کورٹ میں تشریف رکھتے۔ تو ہزارہا احمدی باہر حضور کے انتظار میں ۲۲ گھنٹوں کھڑے رہتے۔ اور جب حضور باہر تشریف لاتے۔ تو بڑی خوشی کا اظہار کرتے۔ اور حضور کے موٹر کے ساتھ کئی ہزار کا مجمع ہو جاتا۔ ۲۵ مارچ کو جسقدر ہجوم تھا۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ کچہری کے احاطہ سے لیکر اس کوٹھی کے اندر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۲۲۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

ممبران انجمن اشاعت اسلام لاہور تقویٰ سے کام لیں!

تو

فیصلہ آسانی سے ہوسکتا ہے

ممبران انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کی طرف سے بعض اشتہار شائع ہوئے ہیں۔ جن میں انہوں نے جماعت قادیان کو چیلنج دیا ہے۔ کہ ان سے مباحثہ کرکے امور اختلافیہ کا فیصلہ کرلیں۔ کیونکہ بقول ان کے اس وقت احرار کی شورش کا اصل باعث قادیانیوں کے غلط عقائد ہیں۔ ہم نے یہ سمجھتے ہوئے کہ اشتہار دینے والے صاحبان نے جو کچھ لکھا ہے۔ نیک نیتی سے لکھا ہے۔ اخلاص سے ان کے اشتہار کا جواب دیا۔ اور اس امید میں رہے۔ کہ جو غلطیاں ان سے ہوئی ہیں۔ ان کا اقرار کرتے ہوئے وہ اس صحیح طریق فیصلہ کو تسلیم کریں گے جو ہم نے ان کے سامنے پیش کیا تھا۔ مگر افسوس کہ "خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم" ہماری امید غلط نکلی۔ کیونکہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بزرگ اس شورش و فساد کو دیکھکر بھی جو احمدیت کے خلاف پیدا ہو رہا ہے۔ ابھی اس امر کو محسوس کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کہ خدائے تعالیٰ ایک تقوے کی قربانی کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اور بغیر قربانی کے کوئی ترقی ممکن نہیں۔

ان اکابرین انجمن احمدیہ اشاعت اسلام نے لکھا تھا۔ کہ قادیانی لوگ ہم سے اس طرح فیصلہ کرلیں۔ کہ چار نمائندے انکے ہوں۔ چار نمائندے ہمارے۔ اور چار نمائندے غیر احمدیوں میں سے چنے جائیں ان کے سامنے مباحثہ ہو۔ اور ان کے فیصلہ کے ساتھ مباحثہ شائع کردیا جائے۔ ہم نے ان کے جواب میں لکھا تھا۔ کہ ثالثوں کے فیصلہ سے آخر غرض کیا ہے؟ اگر اس میں کوئی فائدہ ہے۔ تو ایک دفعہ جماعت احمدیہ قادیان اور انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور سے تعلق رکھنے والوں کے درمیان شملہ میں اس قسم کا مباحثہ ہوچکا ہے۔ اس کا فیصلہ جماعت احمدیہ قادیان کے حق میں ہوا تھا۔ اگر اس قسم کے فیصلہ کو آپ خاص اہمیت دیتے ہیں۔ تو اسی فیصلہ کو جو مسٹر محمد عمر صاحب پلیڈر شملہ (غیر احمدی) نے کیا تھا۔ کیوں نہ دوبارہ چھپوا کر دونوں فریق کی طرف سے کثیر تعداد میں شائع کردیا جائے؟ ہم سمجھتے تھے۔ کہ اس اظہار حقیقت سے ممبران انجمن اشاعت اسلام سمجھ جائیں گے۔ کہ ایسا فیصلہ نہ تو یقینی ہوتا ہے۔ اور نہ مفید۔ یقینی نہ ہونے کا ثبوت تو یہ ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ پہلا فیصلہ ان کے خلاف ہوا تھا وہ اب پھر اسی طریق فیصلہ کی خواہش کر رہے ہیں۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ وہ توقع رکھتے ہیں۔ کہ شاید فیصلہ اس دفعہ ان کے مطابق ہو جائے۔ اور شملہ کے فیصلہ پر پردہ پڑ جائے۔

پس معلوم ہوا۔ کہ یہ طریق فیصلہ جوئے بازی کی طرح کا ہے حق کے ثابت ہونے یا نہ ہونے سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ مفید نہ ہونیکا ثبوت خود ان لوگوں کی ذات ہے۔ کہ باوجود شملہ کے فیصلہ پر سالہا سال گزر جانے کے اب تک یہ لوگ توبہ کرکے ہمارے ساتھ شامل نہیں ہوئے۔ بلکہ ایک شخص بھی ہم نے نہیں دیکھا جس نے اس وجہ سے ہمارے ساتھ شمولیت کی ہو۔ کہ ایک غیر احمدی نے فیصلہ دیدیا ہے۔ کہ قادیانی حق پر ہیں۔ ہاں اس بناء پر کہ دلائل قادیانیوں کے حق میں ہیں۔ سینکڑوں آدمی انجمن لاہور کو چھوڑ کر جماعت احمدیہ قادیان کے ساتھ شامل ہوچکے ہیں۔

ہماری اس صاف اور واضح دلیل کے جواب میں بجائے اس کے کہ ممبران انجمن احمدیہ اشاعت اسلام صحیح اصول پر فیصلہ کرنے کی راہ اختیار کرتے۔ انہوں نے یہ جواب شائع کیا ہے۔ کہ

"اوّل۔ مباحثہ شملہ کا نتیجہ یہ نکلا کہ قادیانیوں کے وکیل مولوی عمرالدین صاحب ان کی جماعت سے نکلکر ہماری جماعت میں شامل ہوگئے ہیں۔ دوم۔ اس بحث کے ثالث کا فیصلہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے نزدیک ان کے انکار سے کوئی شخص کافر نہیں ہوتا۔ پس جب امام جماعت احمدیہ اس فیصلہ کی بناء پر مسلمانوں کی تکفیر چھوڑ دیں گے۔ تو ہم ان کے ساتھ نبوت کی بحث کو چھوڑ دیں گے۔"

ہم اس جواب کو سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کہنے پر مجبور ہیں۔ کیونکہ اس میں اس قدر غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ کہ ہم انجمن احمدیہ اشاعت اسلام کے ممبروں سے اس قسم کی امید نہیں رکھتے تھے۔

پہلی غلط بیانی تو یہ ہے۔ کہ اشتہار دہندگان نے لکھا ہے۔ کہ مولوی عمرالدین صاحب شملوی بالآخر قادیانی عقائد کی غلطی تسلیم کرکے انجمن اشاعت اسلام کے ساتھ جا شامل ہوئے اور یہ کہ ہمیں تو "ایسے مباحثہ کا نام بھی نہیں لینا چاہئے۔ جس کا وکیل ہی خود اپنی بحث سے تائب ہوکر اقبالی ڈگری کروالے"۔ نشان کردہ الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ غلط بیانی کے پکڑے جانے کے خوف سے ممبران انجمن اشاعت اسلام لاہور صاف طور پر تو یہ نہیں کہنا چاہتے۔ کہ مولوی عمرالدین صاحب شملوی اس مباحثہ کی وجہ سے ان سے جا ملے لیکن "بالآخر" اور "ایسے مباحثہ کا نام بھی نہیں لینا چاہئے۔ جس کا وکیل ہی خود اپنی بحث سے تائب ہوکر اقبالی ڈگری کروالے"۔ کے الفاظ سے انہوں نے ناواقف لوگوں پر یہ اثر ڈالنا چاہا ہے۔ کہ گویا اس مباحثہ کے اثر کے ماتحت مولوی عمرالدین صاحب شملوی جماعت قادیان کو چھوڑ کر انجمن اشاعت اسلام میں جا شامل ہوئے۔ حالانکہ واقعات اسکے بالکل خلاف ہیں۔ اور یہ مغالطہ نہایت ناپسندیدہ اور مکروہ فعل ہے۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ (۱) مباحثہ شملہ کا آخری فیصلہ ۱۹۱۸ء میں ہوا۔ (۲) مولوی عمرالدین صاحب شملوی "بالآخر" کی غور و خوض کی وجہ سے انجمن اشاعت اسلام لاہور میں نہیں ملے۔ بلکہ ۱۹۳۲ء میں بعض نظامی امور میں کوتاہی کی وجہ سے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے انہیں جماعت احمدیہ سے خارج کردیا۔ اور وہ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام سے الاؤنس لینے لگے۔ اور آخر انہیں مدغم ہوگئے۔ پس ان کی سمجھ کی اصلاح کا باعث مباحثہ شملہ نہ تھا۔ بلکہ جماعت احمدیہ سے اخراج اور لاہور کی انجمن کی ملازمت اس کا باعث ہوئی۔

اسکے علاوہ ایک سبب انکا یہ بھی ہوسکتا ہے۔ کہ مولوی عمرالدین صاحب شملوی نے دوران ملازمت میں ایک بڑی رقم اپنے بچوں کے نام پر کھولدی تھی۔ اسمیں انہیں نقصان ہوا۔ اور ملازمت کے جانیکا خطرہ پیدا ہوگیا۔ اس پر انہوں نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کو لکھا۔ کہ مجھے ایک ہزار روپیہ قرض دیں۔ ورنہ میری ملازمت خطرہ میں ہے۔ اس درخواست پر حضرت امیرالمومنین نے پانچسو روپیہ انہیں بھجوا دیا۔ اور ساتھ نصیحت کی کہ اسطرح دولت جمع نہیں ہوا کرتی۔ آپ احتیاط سے کام لیا کریں۔ مولوی صاحب نے بجائے ممنون ہونیکے شکایت کی۔ کہ اس مصیبت کے وقت میں مجھے پورا ایک ہزار روپیہ نہیں دیا گیا۔ اور لکھا کہ آپ چاہتے تو پانچسو کی جگہ ہزار کا انتظام کرسکتے تھے۔ خیر جب اسکے بعد مدت قرضہ گزر گئی۔ اور ان سے پانچسو روپیہ کی واپسی کا مطالبہ شروع ہوا۔ تو انہوں نے اعراض سے کام لینا شروع کیا۔ اور آخر خطوں کا جواب دینا بھی بند کردیا

پس ہو سکتا ہے۔ کہ یہ مذہبی قلابازی جو جماعت سے اخراج کے بعد انہوں نے کھائی۔ اس کی وجہ اس قرض سے نجات حاصل کرنا ہو۔ کیونکہ اب تک بھی انہوں نے یہ رقم ادا نہیں کی۔ دوسرا پہلے پہل جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے انہیں جماعت سے نکالنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ تو اس وقت مولوی صاحب نے خود بیان کیا تھا۔ کہ میں نے دُعا کی۔ تو مجھے بتایا گیا۔ کہ صاف اور مصفّا پانی کا چشمہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے دل ہی سے نکلتا ہے۔ اور بہت رو کر درخواست کی تھی۔ کہ انہیں معاف کر دیا جائے۔ اگر یہ واقعات درست نہیں۔ تو مولوی صاحب حلفیہ ان کی تردید کر دیں۔ پھر ہم مزید ثبوت ان کا پیش کر دیں گے ؏

دوسری مغالطہ دہی انجمن اشاعت اسلام کے ممبروں نے یہ کی ہے لکھا ہے۔ کہ مباحثہ شملہ کے ثالث نے یہ فیصلہ دیا تھا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے نزدیک۔ ان کے دعوے کے انکار سے کوئی شخص کافر نہیں ہوتا۔ ہم اس پر سوائے اس کے کیا کہہ سکتے ہیں۔ کہ "چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد"۔ اس واقعہ کی حقیقت ہم خود مولوی عمر الدین صاحب کے الفاظ میں درج کرتے ہیں۔ جو یہ ہیں:۔

"مسئلہ کفر و اسلام کا فیصلہ ۱۹۱۶ء میں جبکہ میں اپنے دفتر کے ساتھ دہلی آگیا ہوا تھا۔ ہمارے خلاف دے دیا گیا جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ایک ہی فریق موجود تھا۔ اور تمام کتابیں موجود نہ تھیں اور مولوی محمد علی صاحب کی کتاب میں سے اقتباسات پیش کئے گئے چنانچہ وکیل صاحب نے نظر ثانی کے وقت صاف لفظوں میں اقرار کیا ہے۔ کہ اصل کتابیں انہیں دکھائی نہیں گئیں۔ یہاں تک کہ حقیقۃ الوحی جیسی معرکۃ الآراء کتاب بھی نہ دکھائی گئی" (فیصلہ حکم صفحہ ۳)

اس عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ ۱۹۱۶ء میں جو ایک فیصلہ حکم نے کیا تھا۔ اس میں (۱) مولوی عمر الدین صاحب کے دلائل نہیں لئے گئے۔ (۲) اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو پیش نہیں کیا گیا۔ اب جس مقدمہ میں ایک فریق حاضر نہ تھا۔ اور زیر بحث دستاویز پیش ہی نہ ہوئی تھی۔ اس فیصلہ کو فیصلہ کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ غرضیکہ ثالث نے انجمن احمدیہ اشاعت اسلام کے ممبروں پر اعتبار کیا۔ اور بعد میں اسے شرمندہ ہو کر اپنی غلطی کا اعتراف کرنا پڑا چنانچہ مولوی عمر الدین صاحب بھی جو اب انجمن اشاعت اسلام کے مبلغ ہیں تحریر کرتے ہیں۔ کہ جب شملہ واپس آکر میں نے ثالث کو اس غلطی کی طرف توجہ دلائی۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ عبدالحق دو وکیل فریق مخالف نے مجھے مجبور کر کے جلد فیصلہ کرا لیا۔ لیکن اگر آپ کے نزدیک آپ کے پاس کوئی اور حوالے ہیں۔ تو پیش کر دیں۔ میں غور کروں گا۔ میں نے اپنے عذرات لکھ کر پیش کئے۔ اور زبانی بھی گفتگو ہوتی رہی۔ وکیل صاحب دوبارہ فیصلہ لکھوانے لگے لیکن میں بیمار ہو گیا۔ اور اس عرصہ میں وہ گزر گئے۔ آخر وکیل صاحب نے میرا مضمون عبدالحق کو جواب کیلئے دیا جنہوں نے اس کا جواب نہ دیا۔ اور صرف ایک معمولی بات پر اڑے رہے (مفہوم اپنے الفاظ میں)

آخر ثالث صاحب نے اس معاملہ میں نظر ثانی کر کے دوسرا فیصلہ دیا اور وہ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام کے حق میں نہ تھا۔ بلکہ جماعت قادیان کے حق میں تھا۔ چنانچہ یہ دوسرا فیصلہ تفصیل کے ساتھ مولوی عمر الدین صاحب کی کتاب "فیصلہ حکم" میں درج ہے۔ اس امر کے باوجود ممبران انجمن اشاعت اسلام کا یہ لکھنا کہ کفر و اسلام کی بحث میں ثالث کا فیصلہ قادیانیوں کے خلاف تھا۔ کس قدر ظلم اور صریح غلط بیانی ہے۔ اگر یہ اشتہار ۱۹۱۶ء میں وہ شائع کرتے۔ تو ہم کہہ سکتے تھے۔ کہ ابھی ثالث نے نظر ثانی کا فیصلہ نہ کیا تھا۔ مگر ۱۹۳۵ء میں جبکہ ثالث کے فیصلہ پر سولہ سال سے زائد گزر چکے ہیں۔ اس قدر غلط بات لکھنی یقیناً تقویٰ کے خلاف ہے۔ اور ایک تبلیغی انجمن کے ممبروں سے ایسی امید ہرگز نہیں کی جاسکتی تھی ؏

مباحثہ شملہ کے اثر کے متعلق بھی ہم اس جگہ مولوی عمر الدین صاحب مبلغ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام کا بیان شائع کر دینا چاہتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"عبدالحق نے بارہا یہ خود اقرار کیا۔ کہ میں کفر و اسلام کے فیصلہ پر حضرت میاں صاحب کی بیعت کر لوں گا۔ مگر مجھے یہ امید نہیں۔ کہ وہ حق کو قبول کریں۔ کیونکہ وہ مسئلہ نبوت کے فیصلہ کے وقت بھی حضرت خلیفہ عمر کو لکھ کر کہ میں عید کے دن حضور کی بیعت کر لوں گا۔ صاف اس خط سے بھی منکر ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے آخر اس کے خط کا فوٹو شائع کرنا پڑا تھا ان کی حالت اس وقت بعینہٖ یہ ہے۔ وان یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلا۔ وان یروا سبیل الغی یتخذوہ سبیلا" (فیصلہ حکم صفحہ ۷)

اس تحریر سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ کے موجودہ مبلغ کی سابقہ تحریر کے مطابق ان کی قادیان سے علیحدگی مباحثہ شملہ کی وجہ سے ہرگز نہیں ہوئی۔ بلکہ خود آپ کا نمائندہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کرنے پر آمادہ ہو گیا تھا۔ حتیٰ کہ اس نے اس مضمون کا خط بھی لکھ دیا تھا۔ جس سے بعد میں وہ منکر ہو گیا۔ یہ واقعات ہرگز اس بات پر دلالت نہیں کرتے کہ اس مباحثہ کا نتیجہ انجمن اشاعت اسلام کے حق میں اچھا نکلا تھا ؏

ممبران انجمن اشاعت اسلام کی یہ تحریر بھی مضحکہ خیز ہے۔ کہ شملہ کے مباحثہ کے نتیجہ میں امام جماعت احمدیہ اگر مسلمانوں کی تکفیر چھوڑ دیں گے۔ تو ہم ان کے ساتھ نبوت کی بحث چھوڑ دیں گے۔ سبحان اللہ کیا منصفانہ فیصلہ ہے۔ دوسرا فریق تو فیصلہ ثالث کی بنا پر اپنا عقیدہ ترک کرے۔ لیکن ممبران انجمن صرف بحث چھوڑ دیں گے یہ تجویز بالکل اسی طرح کی ہے جیسے کسی بنیئے نے ستھر کے پٹھان رئیس سے کہا تھا۔ کہ خان صاحب آپ کا مال سو ہمارا مال۔ ہمارا مال سو . . . . ق ق ق۔ یعنی بغیر فقرہ پورا کرنے کے قہقہہ لگانے لگا۔ کیونکہ بنیئے کے منہ پر سے یہ نکلنا مشکل تھا۔ کہ میرا مال سو تمہارا مال۔ اگر واقعہ میں صحیح طور پر عبارت کا مفہوم پورا کرنا ہے۔ تو یوں کہئے۔ کہ تم تکفیر کا مسئلہ چھوڑ دو۔ تو ہم مرزا صاحب کو ویسا ہی نبی تسلیم کر لیں گے۔ جیسا کہ فیصلہ شملہ میں ثابت کیا گیا ہے اور آئندہ ختم نبوت کا وہ مفہوم لیا کریں گے۔ جو جماعت قادیان لیتی ہے۔ مگر ہم پوچھتے ہیں۔ کہ کیا آپ دیانت اور امانت کے ساتھ یہ تجویز پیش کر سکتے ہیں؟ کیا مذہب میں سودا جائز ہے؟

دوسری مضحکہ انگیزی اس تحریر میں یہ ہے۔ کہ گویا ہم لوگ ثالثی کے فیصلہ کی تائید کرتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت اس کے خلاف ہے۔ ہم نے تو اپنے جواب میں یہ ثابت کیا تھا کہ ثالثی کا فیصلہ مذہب میں قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ اور جب وہ قابل قبول نہیں۔ تو اس طریق کو اختیار کرنے کے معنے ہی کیا ہوئے؟ اگر پہلا ثالثی فیصلہ (۱) اب تک مولوی محمد علی صاحب کے رفقاء نے تسلیم نہیں کیا۔ تو آئندہ ان سے کیا امید کی جاسکتی ہے؟

ممبران انجمن اشاعت اسلام مولوی محمد علی صاحب کی اتباع میں اس پر خاص زور دیتے ہیں۔ کہ ثالثوں کا تقرر اس اصول پر ہو کہ چار ثالث جماعت احمدیہ میں سے ہوں۔ جن کو مولوی محمد علی صاحب منتخب کریں۔ اور چار انجمن احمدیہ اشاعت اسلام میں سے ہوں جنکو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز منتخب کریں۔ ہم حیران ہیں۔ کہ یہ تجویز کس طرح منصفانہ بلکہ دیانتدارانہ سمجھی جاسکتی ہے؟ یہ ثالث کس اصل پر چنے جائیں گے اگر اس اصل پر کہ وہ ان جماعتوں کے معتبر ہوں۔ تو کیا کوئی عقلمند مان سکتا ہے۔ کہ ہمارے معتبر مولوی محمد علی صاحب چن سکتے ہیں اور انجمن لاہور کے معتبر حضرت خلیفۃ المسیح چن سکتے ہیں۔ ہر فریق اپنے معتبر کو خود سمجھ سکتا ہے نہ کہ دوسرا۔ پھر اگر ہر فریق میں سے چند ثالث چنتے ہوئے ان کی اہلیت اور قابلیت کا سوال مدنظر رکھا جاتا ہے۔ تو کیا کوئی عقلمند تسلیم کر سکتا ہے۔ کہ اس ثالثی جیوری میں احمدیہ جماعت قادیان کے نقطہ نگاہ کی وہ لوگ زیادہ اچھی طرح وضاحت کر سکیں گے۔ کہ جنہیں انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور والے چنیں اور انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کے نقطہ نگاہ کی وہ لوگ زیادہ اچھی طرح وضاحت کر سکیں گے جنہیں امام جماعت احمدیہ چنیں۔ اس صورت میں اس تجویز کی غرض و غایت صرف یہی باقی رہ جاتی ہے کہ یہ بتانا مقصود ہو۔ کہ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام کو کم سے کم چار مبایعین پر ضرور اعتبار ہے۔ کہ وہ باوجود اختلاف کے دیانتدارانہ فیصلہ دے سکتے ہیں ؏

حاشیہ: ہمیں یاد رہے۔ کہ شملہ کا مباحثہ جو زیر نگرانی ثالث ہوا تھا مرکز جماعت کی طرف سے نہ تھا۔ بلکہ اپنے طور پر شملہ کے چند افراد نے باہمی سمجھوتہ سے اس کا انعقاد کیا تھا۔ ورنہ مرکز جماعت قادیان نے اس قسم کے معاملات میں کبھی ثالثی طریق کو پسند نہیں کیا۔ منہ

لیکن اگر ہم آپکی پیش کردہ تجویز کا جواب دینے کے لئے مجبور کئے جائیں۔ اور کہیں۔ کہ ہم کو آپ کے کسی چار آدمی پر بھی اعتبار نہیں کہ وہ اس معاملہ میں باوجود اختلاف کے دیانتداری سے فیصلہ کرینگے تو اس قسم کے جواب کی تلخی کی ذمہ داری یقیناً آپ پر ہوگی جنہوں نے عام مسلمہ طریق کو کہ ہر جماعت اپنے معتبر خود آپ منتخب کرے چھوڑ کر نیا طریق نکالا ہے۔ نہ کہ ہم پر۔

اکابرین جماعت لاہور نے ہمارے دوسرے طریق فیصلہ کے متعلق یہ لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے دعویٰ کے متعلق مولوی محمد علی صاحب یا ان کے نائبوں کی تحریرات پر کیونکر حصر کیا جا سکتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ وہ تو دنیا میں موجود ہی ہے۔ اور ہم انہی پر اپنے عقائد کی بنیاد رکھتے ہیں اس وقت جھگڑا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی نسبت نہیں۔ بلکہ اس بات کے متعلق ہے۔ کہ آیا ان تحریرات کا وہ مفہوم درست ہے جو ہم پیش کرتے ہیں یا وُہ جو آپ پیش کرتے ہیں؟ پس اس جھگڑے کا سہل ترین فیصلہ اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ہم یہ ثابت کردیں۔ کہ دراصل آپ کے اور ہمارے اختلاف کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔ کیونکہ جو مفہوم ہم سمجھ رہے ہیں وہی آپ سمجھ رہے ہیں۔ اور آپ کے امیر جماعت بھی وہی سمجھتے رہے ہیں۔ اور موجودہ اختلاف نہ معلوم کن دوسری اغراض کے ماتحت ہے؟ اور اسی لئے ہم نے خود مولوی محمد علی صاحب کی اپنی تحریرات (نہ کہ ان کے نائبوں کی۔ جیسا کہ آپ نے ہماری دلیل کو کمزور کرنے کے لئے خلاف دیانت لکھ دیا ہے) پیش کی تھیں۔ ہم نے نائبوں کا لفظ صرف اصولی طور پر آئندہ انتخاب کے پیش نظر لکھا تھا۔ کہ اس میں نائبوں کی تحریرات بھی آسکیں گی۔ ورنہ جو حوالے ہمارے اشتہار میں دیئے گئے تھے۔ وہ سب مولوی محمد علی صاحب کی اپنی تحریرات میں سے تھے۔ بہر حال ہمارا مطالبہ یہ تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے وقت میں جناب مولوی محمد علی صاحب جو کچھ حضور علیہ السلام کی تحریرات کا مطلب سمجھتے تھے۔ اس سے ہمیں بھی اتفاق ہے۔ چلو اسی پر دستخط کر کے موجودہ اختلاف کا فیصلہ کر لیں۔ ہم نے یہ بھی لکھ دیا تھا۔ کہ اگر آپ کے نزدیک ہم نے مولوی محمد علی صاحب کی تحریرات کا پورا اقتباس نہ لیا ہو۔ تو ہم خود آپ صاحبان کی تجویز کردہ عبارات بھی جو مولوی صاحب کے قلم کی ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے زمانہ کی لکھی ہوئی ہوں۔ اپنے اقتباسات کے ساتھ شامل کر دینگے۔ مگر نہ معلوم آپ ادھر کیوں نہیں آتے۔ ہم اس پر مُصر نہیں۔ کہ صرف یہی طریق فیصلہ اختیار کیا جائے۔ اگر آپ دیانتداری سے اقرار کرلیں کہ اس زمانہ میں مولوی محمد علی صاحب کی سمجھ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات پوری طرح نہیں آئی تھیں اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت غلط باتیں منسوب کرتے رہے ہیں۔ اور اب انہوں نے اس کا صحیح مطلب سمجھا ہے۔ تو ہم فوراً اس مطالبہ کو چھوڑ دینگے۔ اور کوئی اور طریق فیصلہ پیش کرینگے۔ لیکن اگر آپ کے نزدیک مولوی محمد علی صاحب کی وہ تحریرات صحیح ہیں۔ تو پھر یہ انتہائی ظلم ہے کہ آپ اس پر بھی آمادہ نہیں ہوتے۔ کہ آپ کے امیر کی تحریرات درج کر کے ہم اور آپ ان کی تصدیق کردیں۔ اور سب جھگڑے کا فیصلہ ہو جائے۔

اکابرین انجمن احمدیہ اشاعت اسلام نے ہماری اس تجویز کے جواب میں کہ مولوی محمد علی صاحب کی زمانہ مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات دونو فریق کی طرف سے شائع ہو جائیں۔ اپنی طرف سے یہ بات بڑھائی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریرات بھی اس میں شامل ہوں۔ یہ مطالبہ معقول ہے۔ اور ہم اس تجویز کو منظور کرتے ہیں۔ اب گویا تجویز کی صُورت یہ ہوگی۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کی وہ تحریرات جو ہم منتخب کریں۔ ان میں جو زیادتی اس زمانہ کی تحریرات سے اکابرین انجمن اشاعت اسلام کرنا چاہیں۔ کردیجائے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جو تحریرات زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اکابرین انجمن اشاعت اسلام منتخب کریں۔ انمیں جو زیادتی اس زمانہ کی تحریرات سے ہماری طرف سے پیش کی جائے۔ وُہ بھی شامل کردی جائے۔ اور پھر اس انتخاب کو دونوں فریق کی طرف سے مشترکہ خرچ پر کم از کم ایک لاکھ کی تعداد میں شائع کر دیا جائے۔ لیکن ہم یہ بات تسلیم نہیں کرتے۔ کہ ان پر تشریحی نوٹ ہوں۔ سب تحریریں اردو زبان میں ہیں۔ اور مفصل ہیں۔ کوئی ضرورت نہیں۔ کہ تشریحی نوٹ ساتھ ہوں۔ ان کا جو بھی مطلب ہوگا۔ لوگ خود سمجھ لینگے۔ ورنہ ممکن ہے۔ کہ پھر تشریح کی تشریح کی ضرورت پیش آئے۔ اور خواہ نخواہ جھگڑا لمبا ہوتا چلا جائے۔

ہمیں افسوس ہے۔ کہ اکابرین انجمن اشاعت اسلام لاہور نے ہماری اس تحریر کو پیش کر کے کہ مولوی محمد علی صاحب کی حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے زمانہ کی تحریرات کے نیچے تصدیقی دستخط کرنے کے لئے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ایدہُ اللہ بنصرہ العزیز بھی تیار ہیں یہ لکھا ہے کہ:۔

"معلوم ہوا کہ فخرِ ملتانی کی کارروائی بھی انہی کے ایماء سے ہوئی اور یہ امر ہمارے لئے صدمہ کا موجب ہے۔ کہ اتنی بڑی جماعت کے رہنما ہو کر انہوں نے نہ صرف ایک مرید کو ایسی عیّارانہ کارروائی سے روکا نہیں۔ بلکہ ان کے ایماء سے یہ سب کچھ ہوا۔"

یہ کلام جس قسم کا شریفانہ ہے۔ اس کا فیصلہ تو ہم ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔ ہاں اسکے جواب میں ہم یہ ضرور کہنا چاہتے ہیں۔ کہ "لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین"۔ کیا ہم امید رکھیں۔ کہ اکابرین انجمن اشاعت اسلام لاہور بھی ہمارے ساتھ مل کر اس پر آمین کہیں گے؟

ہم آخر میں پھر ان اکابرین سے کہتے ہیں۔ کہ اگر مولوی محمد علی صاحب کی تحریرات پر دستخط کرنے سے آپ کسی وجہ سے ہچکچاتے ہیں۔ تو چلئے۔ اس تحریر پر دستخط کر دیجئے۔ جو آپ لوگوں کی طرف منسوب ہو کر آپکے اخبار پیغام صلح میں حضرت خلیفۃ اوّل رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں شائع ہو چکی ہے۔ اور جس کی تردید آپ لوگوں نے حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں کبھی نہیں کی۔ وُہ تحریر یہ ہے:۔

"معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض احباب کو کسی غلط فہمی میں ڈالا گیا ہے۔ کہ اخبار ہذا (یعنی پیغام صلح جو انجمن احمدیہ اشاعت اسلام کا آرگن ہے) کے ساتھ تعلق رکھنے والے احباب یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا و ہادینا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود اور مہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم یا استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صُورت میں پیغام صلح سے تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کو جو دلوں کے بھید جاننے والا ہے۔ حاضر و ناظر جانکر علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعودؑ کو اس زمانہ کا نبی اور رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔ اور جو درجہ حضرت نے اپنا بیان فرمایا ہے۔ اس سے کم و بیش کرنا موجب سلبِ ایمان سمجھتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ اب دُنیا کی نجات حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے بغیر نہیں ہو سکتی"۔ (پیغام صلح ۱۶ / اکتوبر ۱۹۱۳ء)

ہم لوگ بھی اس اعلان کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور اس امر کے لئے تیار ہیں۔ کہ اس اعلان پر آپ کے ساتھ دستخط کر کے مشترکہ خرچ پر لاکھوں کی تعداد میں چھپوا کر اسے شائع کرادیں لیکن اگر آپ نہ مولوی محمد علی صاحب کی تصریح کو تسلیم کریں۔ اور نہ خود اپنے بیان مندرجہ بالا کو تسلیم کریں۔ تو سب دُنیا گواہی دیگی۔ کہ جھگڑے اور فساد کی بنیاد آپ کی طرف سے رکھی گئی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا الزام بھی آپ لوگوں پر ہوگا۔ اور دنیا بھی یہ سمجھنے میں مجبور ہوگی۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق آپ کا دلی عقیدہ اور ہے۔ اور ظاہر آپ اور عقیدہ کرتے ہیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ:

خاکساران

(۱) (مولوی) محمد سرور شاہ ۲۔ (مولوی) شیر علی۔
۳۔ (مولوی) جلال الدین شمس ۴۔ (مولوی) فضل الدین (وکیل)
۵۔ (مولوی) محمد اسماعیل (فاضل) ۶۔ (سید) محمد اسحٰق۔
۷۔ (شیخ) عبد الرحمٰن (مصری) ۸۔ مرزا بشیر احمد (ایم۔ اے)
۹۔ (میر) قاسم علی (ایڈیٹر فاروق) ۱۰۔ (مولوی) محمد الدین (ہیڈ ماسٹر)
۱۰۔ (صُوفی حافظ) غلام محمد۔ ۱۲۔ (چودھری) فتح محمد سیال (ایم۔ اے)

(۱)

مولوی ظفر علی کے قلم سے حضرت مسیح موعودؑ کی تصدیق

کتب اسلامیہ سے ثابت ہے۔ کہ جب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں تشریف لائیں گے۔ تو اس وقت کے "علماء ھو" ان کی شدید مخالفت کریں گے۔ چنانچہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں۔" اذا خرج ھذا الامام المھدی فلیس لہ عدو مبین الا الفقھاء خاصۃ فانہ لایبقیٰ لھم ریاسۃ ولاتمیز عن العامۃ" (فتوحات مکیہ جلد ۳ صفحہ ۳۷۴) کہ جب امام مہدی ظاہر ہوں گے۔ تو ان کے شدید دشمن اس زمانہ کے مولوی اور فقیہی ہوں گے۔ (اس لئے نہیں کہ وہ ان کو درحقیقت جھوٹا سمجھیں گے۔ بلکہ اس لئے) کہ ان کے نزدیک اگر وہ امام مہدی کو مان لیں۔ تو ان کی عوام پر حکومت و امتیاز باقی نہیں رہے گا اسی طرح حجج الکرامہ میں لکھا ہے۔

"علمائے وقت کہ خوگر تقلید فقہا و اقتدائے مشائخ و آبا خود باشند گویند کہ ایں شخص خانہ برانداز دین وملت ماست وبمخالفت برخیزند و بحسب عادت خود حکم بتکفیر و تضلیل وے کنند" (حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۳) یعنی حضرت امام مہدی کے وقت کے "علماء" جو اپنے فقہا اور مشائخ کی تقلید کرنے والے (لکیر کے فقیر) ہوں گے، کہیں گے کہ یہ شخص ہمارے دین وملت (اسلام) کی عمارت کو ڈھانے والا ہے۔ اور وہ مولوی امام مہدی علیہ السلام کی مخالفت پر کھڑے ہو جائیں گے۔ اور اپنی عادت کے مطابق ان پر کافر اور گمراہ ہونے کا فتوے لگائیں گے۔

مندرجہ بالا حوالہ میں یہ الفاظ کہ "گویند کہ ایں شخص خانہ برانداز دین وملتِ ماست" خاص طور پر قابلِ توجہ ہیں۔ کیونکہ ان میں بتایا گیا ہے۔ کہ امام مہدی کی نشانی یہ ہے کہ ان کے دشمن ان کو کہیں گے۔ یہ شخص دین وملت کی عمارت ڈھانے والا ہے۔ یہ پیشگوئی کس طرح حرف بحرف حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے متعلق پوری ہوئی۔ یہ بتانے کے لئے ہم مولوی ظفر علی مالک و ایڈیٹر اخبار "زمیندار" کی ایک نظم میں سے دو اشعار نقل کرتے ہیں ؎

قادیان کو حق پہنچتا ہے کہ اٹھتے بیٹھتے
عالمانِ دینِ پیمبر کے مونہہ آیا کرے

لے وہ استعمار کے گھر سے اک اچھی سی کدال
اور حویلی امتِ مرحوم کی ڈھایا کرے

مولوی ظفر علی نے

"حویلی امّتِ مرحوم کی ڈھایا کرے"

کے الفاظ میں "ایں شخص خانہ برانداز دین وملتِ ماست" کا نہایت سلیس ترجمہ کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر اپنے قلم سے مہر تصدیق ثبت کر دی ہے ؎

(۲)

حضرت مجدد الف ثانی کی پیشگوئی

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ:-

"علماء ظواہر کہ مجتہدات او را علیٰ نبینا علیہ السلام از کمال دقت وغموض ماخذ انکار نمایند ومخالف کتاب وسنت دانند" (مکتوبات امام ربانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۷)

یعنی علماء ظواہر مسیح موعود کی باتوں کو ان کے دقیق اور پر معارف ہونے کے باعث سمجھ نہ سکیں گے۔ اس لئے ان کا انکار کریں گے۔ اور ان کو قرآن و سنت کے خلاف قرار دیں گے؎

اقتراب الساعۃ کے صفحہ ۲۲۴ پر لکھا ہے۔

"یہی حال مہدی علیہ السلام کا ہوگا۔ اگر وہ آ گئے تو سارے مقلد بھائی ان کے جانی دشمن بن جائیں گے۔ اور ان کے قتل کی فکر میں ہوں گے۔ کہیں گے۔ کہ یہ شخص تو ہمارے دین کو بگاڑتا ہے"۔

غرضیکہ یہ ضروری تھا کہ علماء وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کرتے۔ اور آپ کی تعلیمات کو اپنی نادانی سے قرآن و حدیث کے خلاف قرار دیتے۔ چنانچہ ان مخالف مولویوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ اور آپ کے الہامات اور تحریرات پر بالکل بے سروپا اور لایعنی اعتراضات کئے۔ جن کے مسکت اور مدلل جوابات بارہا ہماری طرف سے شائع ہو چکے ہیں۔ لیکن پھر بھی چودھویں صدی کے مولویوں نے "میں نہ مانوں" کی رٹ کو نہ چھوڑا۔ اور اپنے فرسودہ اعتراضات پر مصر رہے۔ تاہم انہی مخالفین میں سے بعض لوگوں کی جو تحریرات آئے دن شائع ہوتی رہتی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کس طرح آخر مجبور ہو کر ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ تعلیمات کے آگے جھکنا پڑتا ہے ؎

(۳)

ڈاکٹر اقبال کے کلام سے چند حوالے

حال ہی میں ڈاکٹر سر محمد اقبال کا اردو منظوم کلام "بال جبریل" کے نام سے شائع ہوا ہے۔ اس میں سے چند اشعار مندرجہ بالا نظریہ کے ثبوت کے طور پر پیش کئے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے۔ لولاک لما خلقت الافلاک اس پر سنی وہابی مولویوں نے یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی ہے۔ کیونکہ لولاک صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی شان کے شایاں ہے اس کے جواب میں ہماری طرف سے بتایا گیا۔ کہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۹ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اس الہام کی تشریح یہ فرما دی ہے۔

"ہر ایک عظیم الشان مصلح کے وقت روحانی طور پر نیا آسمان اور نئی زمین بنائی جاتی ہے یعنی ملائک کو اس کے مقاصد کی خدمت میں لگایا جاتا ہے۔ اور زمین پر مستعد طبیعتیں پیدا کی جاتی ہیں۔ پس یہ اسی کی طرف اشارہ ہے"۔

نیز سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اولیاء اللہ اور واصل باللہ لوگوں کی تعریف میں فرمایا ہے۔ "بہم ثبات الارض والسماء وقرار الموتیٰ والاحیاء" (فتوح الغیب مقالہ ۱۴ (قلائد الجواہر صفحہ ۲۵ حاشیہ) کہ انہی کی وجہ سے زمین و آسمان اور زندوں اور مردوں کا قیام ہے۔ پس لولاک میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے ساتھ حضور کے غلاموں کی تعریف بھی اس میں کی گئی ہے۔ اس کی تائید میں ڈاکٹر سر محمد اقبال کے دو شعر نقل کرتا ہوں ؎

عَلم ہے فقط مومنِ جانباز کی میراث۔ مومن نہیں جو صاحب لولاک نہیں ہے
(بال جبریل صفحہ ۵۵ سطر ۵)

پھر کہتے ہیں:-

جہاں تمام ہے میراث مردِ مومن کی۔ مرے کلام پہ حجت ہے نکتۂ لولاک
(بال جبریل صفحہ ۹۰ آخری سطر)

(۴)

کن فیکون

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول لہ کن فیکون اس پر مولویوں کو اعتراض ہے۔ کہ یہ خدائی صفت ہے۔ ہماری طرف سے ان کو بارہا یہ جواب دیا جا چکا ہے۔ کہ اس الہام کے پہلے قل محذوف ہے۔ یعنی یہ اللہ تعالے نے اپنے متعلق فرمایا ہے جیسا سورۃ فاتحہ میں ایاک نعبد وایاک نستعین اور اگر مخالف مولوی اس الہام کا حضرت مسیح موعود ہی کو مخاطب قرار دینے پر مصر ہوں۔ تو حضرت سید عبد القادر جیلانی رح کا یہ ارشاد بھی خود غیر احمدیوں کی اپنی مسلمہ کتب میں موجود ہے

افریقہ میں غیر احمدیوں سے کامیاب مناظرے

دو اصحاب جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے

نامہ نگار الفضل نیروبی سے لکھتے ہیں۔ کہ شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل احمدی مبلغ۔ لال حسین اختر کے ساتھ کئی کامیاب مناظرے کر چکے ہیں۔ جن میں خدا کے فضل سے احمدیت کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اور پبلک ان کی شکست کو بخوبی محسوس کر رہی ہے۔ ۱۹ جنوری کو ایک مباحثہ وفات مسیح پر ہوا۔ احمدی مناظر نے ۱۵ آیات قرآنی اور پانچ احادیث اپنے دعویٰ کی تائید میں پیش کیں۔ مگر لال حسین صاحب سوائے اس کے کچھ نہ کہہ سکے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں حیات مسیح کو تسلیم کیا ہے۔ اور اسے الہامی عقیدہ قرار دیا ہے۔ احمدی مناظر نے ۲۰ شلنگ انعام پیش کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی کتاب سے دکھائیں۔ کہ آپ نے لکھا ہو حیات مسیح کا عقیدہ الہامی ہے مگر نہ دکھا سکا۔ دوسرا مناظرہ بیس جنوری کو اجرائے نبوت پر ہوا۔ حسب معمول احمدی مناظر نے ۱۲ آیات قرآنی اور کئی احادیث اپنی تائید میں پیش کیں۔ اس مناظرہ میں بھی کئی انعامی چیلنج دئے گئے۔ مگر مخالف مناظر ایک کو بھی قبول نہ کر سکا۔

تیسرا مناظرہ اسی روز صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہوا۔ احمدی مناظر نے قرآن کریم سے بارہ معیار صداقت پیش کر کے حضور علیہ السلام کی صداقت ثابت کی۔ لال حسین ان کا جواب دینے کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے ادھورے حوالے پڑھ کر وقت ٹالتا رہا۔ احمدی مناظر نے لال حسین کو معہ اعیان و انصار چیلنج دیا کہ میرے مقابل پر کسی آیت قرآن کریم کی تفسیر لکھ لو۔ مگر کوئی سامنے نہ آیا۔ اور اس طرح ان تینوں مناظروں میں خدا کے فضل سے دشمنان حق کو سخت زک اٹھانی پڑی اور سمجھدار پبلک نے ان کی علمی بے مائیگی کو بخوبی محسوس کر لیا۔

۲ و ۳ فروری کو میگاڈی میں وفات مسیح اور اجرائے نبوت پر دو کامیاب مناظرے شیخ مبارک احمد صاحب احمدی مبلغ نے لال حسین سے کئے۔

ایک مناظرہ ۱۰ فروری کو میرو میں ہوا۔ لال حسین مسلمانوں کے سخت مجبور کرنے پر سامنے آیا۔ موضوع صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھا۔ جسے احمدی مناظر نے قرآن پاک اور احادیث سے واضح طور پر ثابت کر دیا۔ لال حسین کو ایک دلیل کو بھی توڑنے کی ہمت نہ ہوئی۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد سے ختم نبوت پر جو اعتراض پڑتا ہے۔ اس کا یہ دلچسپ اور فاضلانہ جواب دیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی تو آ سکتا ہے۔ مگر پیدا نہیں ہو سکتا۔

اس مناظرہ میں بھی احمدی مناظر نے تفسیر نویسی کا چیلنج دیا۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق کسی قرآنی آیت سے آسمان کا لفظ دکھانے پر سو شلنگ انعام بھی پیش کیا۔ جسے اس نے منظور نہ کیا۔

اس طرح پبلک پر اس کی بے چارگی اور فرمائیگی واضح ہو گئی۔ اس مناظرہ کے بعد دو اصحاب جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا کرے۔ اور احمدی احباب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور خدمات دین سر انجام دینے کی توفیق بخشے۔

قال اللہ تعالیٰ فی بعض کتبہ یا ابن آدم انا اللہ لا الٰہ الا انا اقول للشیء کن فیکون اطعنی اجعلک تقول للشیء کن فیکون وقد فعل ذالک بکثیر من انبیائہ وخواصہ من بنی آدم (فتوح الغیب مقالہ ۱۶ و بر حاشیہ قلائد الجواہر صـ۳۱ مطبوعہ مصر)

اس عبارت کا اردو ترجمہ ہم "ندائے غیب ترجمہ اردو فتوح الغیب" سے جو غیر احمدیوں نے شائع کیا ہے۔ نقل کرتے ہیں۔ "اللہ تعالیٰ نے بعض کتابوں میں ارشاد فرمایا ہے کہ اے بنی آدم! میں اللہ ہوں اور نہیں میرے سوا کوئی دوسرا معبود میں جس چیز کو کہتا ہوں ہو جا وہ ہو جاتی ہے۔ تو میری فرمانبرداری کر تجھے بھی ایسا ہی کر دوں گا کہ جس چیز کو تو کہے گا (کن) ہو جا (فیکون) تو وہ ہو جائیگی اور اللہ نے بنی آدم کے کئی نبیوں اور ولیوں کے ساتھ یہ معاملہ کیا ہے۔" (ندائے غیب صـ۲۴) اسی مضمون کو ڈاکٹر سر محمد اقبال نے ایک شعر میں یوں بیان کیا ہے ؎

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

(بال جبریل صـ۸۱)

(۵)

رسول کریمؐ کے بعد وحی نبوت

ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالےٰ کی صفات غیر متغیر ہیں۔ وہ جس طرح پہلے بولتا تھا اب بھی بولتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ ہماری حرکات و سکنات کو دیکھتا ہے۔ اگر وہ ہماری آواز سنتا ہے اور اگر وہ ہمارے دلوں کے حالات جانتا ہے تو وہ ضرور بولتا بھی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ؎

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

اسی مضمون کو ڈاکٹر سر محمد اقبال نے مندرجہ ذیل شعر میں بیان کیا ہے ؎

مثلِ کلیم ہو اگر معرکہ آزما کوئی
اب بھی درختِ طور سے آتی ہے بانگِ "لاتخف"

بال جبریل صـ۱۶

کاش! مخالفین سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر اعتراض کرنے سے قبل اپنے دل میں انصاف اور عدل کے ساتھ غور کر لیا کریں۔ تا انہیں معلوم ہو جائے کہ جن امور کو وہ محل اعتراض سمجھتے ہیں وہ محض تعصب اور عناد کے باعث انہیں ایسے معلوم ہوتے ہیں ورنہ درحقیقت ان میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ احقر۔ ملک عبد الرحمٰن خادم بی۔ اے۔ گجراتی

جلسہ سالانہ کے لئے دیگوں کی تیسری قسط

خدا تعالیٰ کا رحم اور اس کی غریب نوازی ہمارے شامل حال ہے کہ جلسہ سالانہ کے لئے دیگوں کا مطالبہ روز بروز پورا ہو رہا ہے جن احباب نے ابھی تک اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا وہ فوراً متوجہ ہوں۔ تیسری قسط میں حصہ لینے والوں کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں

نمبر شمار	دیگ کا وعدہ کرنے والے کا نام	تعداد دیگ	کس شخص کی طرف سے دیگ دی گئی	کیفیت
۶	چوہدری عبد المالک صاحب نائب تحصیلدار ضلع [illegible]	ایک دیگ	اپنی اہلیہ کی طرف سے	روپیہ دے دیا
۷	چوہدری فتح خان صاحب نمبردار چک ۸۷ ضلع سرگودہا	"	"	عنقریب بھیج دینگے
۸	عبد المالک صاحب ڈی۔ پی۔ ایم	"		دیگ بھجوا دی [illegible]

اس میں سے اب ۹۷ دیگوں کی ضرورت باقی ہے

ناظر ضیافت۔ قادیان

فرانسیسی حکومت کے خلاف خوفناک طوفان

الجیریا میں مسلمانوں پر مزید مظالم کے خطرات

مندرجہ بالا عنوان سے انگلستان کے مشہور اخبار سنڈے ایکسپریس نے ۲۴ فروری کی اشاعت میں اپنے نامہ نگار مقیم پیرس کا ایک مقالہ شائع کیا ہے۔ جس کا ترجمہ احباب کی معلومات میں اضافہ کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

۱۷۷۳ء میں بوسٹن میں چائے کے قضیہ کی وجہ سے ایسا طوفان اٹھا تھا۔ کہ برطانیہ کو امریکن نوآبادیات سے محروم ہونا پڑا۔ اور آج اس کے ۱۶۲ برس بعد شراب کی وجہ سے ایک ایسا طوفان شمالی افریقہ میں پیدا ہوا ہے۔ جو ہو سکتا ہے کہ اس وقت تک ختم نہ ہو۔ جب تک کہ فرانس الجیریا اور شمالی افریقہ کے دوسرے ایسے ہی زرخیز خطوں سے ہاتھ نہ دھو بیٹھے جس طرح جارج واشنگٹن کے زمانہ میں حکومت برطانیہ کی طرف سے آبکاری کے قواعد پر اصرار کی وجہ سے ملک میں ہیجان پیدا ہو گئی تھی۔ اسی طرح فرانسیسی حکومت کا فرانس میں الجیریا کی شراب کی درآمد پر جو اس ملک کی سب سے بڑی پیداوار ہے۔ پابندیاں عائد کرنا الجیریا کے لوگوں کے قلوب میں فرانسیسی حکومت کے خلاف جذبۂ نفرت کے دیرینہ مواد کے لئے چنگاری ثابت ہوئی ہے:۔

فرانسیسی شمالی افریقہ میں کھلم کھلا بغاوت

سول بد امنی اور کھلم کھلا بغاوت کی آگ فرانسیسی شمالی افریقہ میں بھڑک اٹھی ہے۔ جو الجیریا کے مرکز سے شروع ہو کر مراکو اور ٹیونس میں بھی پھیل گئی ہے۔ قیض، قسطنطین۔ بیدی۔ ایس سطیف اور ٹیونس میں فرانسیسیوں اور یہودیوں کے خلاف فساد بپا ہو چکا ہے۔ کئی مرد اور عورتیں قتل ہو چکے ہیں۔ اور افواج جو امن بحال کرنے کے لئے بھیجی گئیں۔ مونہہ دیکھتی رہیں۔ تھانوں پر حملے کئے جا چکے ہیں۔ اور وفادار کنسٹیبلوں کو ذبح کر کے گولی سے اڑا اور کھڑکیوں میں سے نیچے گرا کر ہلاک کیا جا چکا ہے۔ یہودیوں کی دوکانیں لوٹی اور تباہ کی جا چکی ہیں۔ یہودیوں پر یہ غیظ و غضب صرف اس لئے نہیں۔ کہ وہ مشرک اور سود خوار ہیں۔ بلکہ اس لئے بھی ہے کہ وہ حکومت کے مددگار ہیں:۔

فرانسیسی یونیفارم کا احترام مفقود ہو چکا ہے اور فرانسیسی نامہ نگاروں کی اطلاعات مظہر ہے کہ فرانسیسی افسروں کی توہین کی جاتی۔ اور ان پر حملے بھی کئے جاتے ہیں۔ الجیرین افواج اب ناقابل اعتماد ہیں۔ تین ہفتے ہوئے کہ دیسی افواج سطیف کے مقام پر علانیہ طور پر شہریوں کے ساتھ مل گئیں اور پولیس کی بارکوں پر حملہ کر دیا۔ کئی پولیس مین مار دیئے گئے۔ اور یہودی محلہ کو تہ تیغ کر ڈالا:۔

انتقام کے لئے انتظامات

فرانسیسی گورنمنٹ اس صورت حالات سے بہت پریشان ہے۔ کیونکہ شمالی افریقہ میں اس گڑبڑ کی وجہ سے یورپ میں اس کی پوزیشن کا کمزور ہو جانا لازمی ہے۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے جسے فرانس کبھی گوارا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جرمنی ایسے موقعہ کی تاک میں ہے۔ اس لئے گذشتہ سوموار کو وار کونسل کا اجلاس ہوا۔ تا اس خطہ میں دوبارہ قیام امن کے ذرائع پر غور کرے۔ اغلباً پہلا قدم یہ اٹھایا جائے گا۔ کہ الجیرین افواج کو الجیریا اور شمالی افریقہ سے ہٹا کر فرانسیسی ایمپائر کے دوسرے حصص میں بھیجدیا جائے گا۔ اور ان کی جگہ فرانسیسی افواج مقرر کی جائیں گی۔ الجیریا کے حالات کی نگرانی کے لئے ایک خاص ہائی کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔ جو وزارت کے سامنے مناسب ذرائع بحالی امن کے پیش کرے گا۔ الجیریا مراکو اور ٹیونس کے گورنروں کو فرنچ امپیریل کانفرنس میں بعجلت تمام طلب کیا گیا ہے۔ جو پیرس میں منعقد ہو رہی ہے۔ تا وہ اپنے اپنے علاقوں کی رپورٹیں پیش کر سکیں۔

M. Marcel Regnier وزیر داخلہ جو الجیریا کے نظم و نسق کے لئے براہ راست ذمہ وار ہے حالات کا بچشم خود معائنہ کرنے کے لئے اگلے ہفتہ الجیریا جا رہا ہے۔ اغلباً مستقبل قریب میں موجودہ نیم خود مختاری طرز حکومت کو ہٹا کر اس کی جگہ ڈکٹیٹر شپ قائم کرنے اور ملک کو براہ راست موجودہ گورنر ایم۔ کریڈ کے ماتحت کر دینے کے لئے حکومت کوئی موثر قدم اٹھائے گی۔ اخبارات پر سخت سنسر مقرر کر دیا جائیگا کیونکہ وہ اس وقت فرانسیسیوں کے خلاف سخت ایجی ٹیشن پیدا کر رہے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ان باتوں سے اہل الجیریا کی خواہش آزادی مٹ سکے گی۔ اور فرنچ گورنمنٹ کا کھویا ہوا وقار بحال ہو سکے گا۔ الجیریا میں باغیانہ تحریک ایسی ہی مضبوط ہے جیسی جرمنی میں ہٹلر۔ اٹلی میں فیسی اسٹ اور ترکی میں قوم پرستوں کی تحریکات ہیں۔ یہ بغاوت خالصۃً پولیٹیکل اور اقتصادی تحریک نہیں۔ اگرچہ اقتصادی بدحالی اور بے چینی بھی اس کے محرکات میں سے ہیں۔ بلکہ یہ تحریک پان اسلامزم کا ایک حصہ ہے۔ جو سب سے پہلے جنگ کے بعد ٹرکی میں شروع ہوئی تھی۔ اور اس تحریک کے طفیل عربیہ کو ابن سعود جیسا بادشاہ میسر آیا ہے:۔

تحریک کا علم بردار

اس تحریک کا علم بردار جسے الجیریا کا ہٹلر کہا جاتا ہے ایک نوجوان ڈاکٹر ہے۔ جس کا نام [illegible] ہے۔ اس شخص نے فرنچ یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کی ہے اور فرانسیسی ہسپتالوں میں عرصہ تک کام کر چکا ہے۔ پہلے پہل وہ نہایت خاموش اور پابند قانون پریکٹیشنر تھا۔ اور سیاسیات سے بالکل بے تعلق رہتا تھا۔ لیکن اسلام کے اس نئے اصل نے اس کے دل میں جگہ پکڑ لی۔ اور وہ اپنی قوم کے انجام پر غور کرنے لگا۔ اسی عرصہ میں جرمنی میں ہٹلر کو کامیابیاں حاصل ہونی شروع ہوئیں۔ اور اس نے الجیریا کا ہٹلر بننے کا فیصلہ کر لیا۔ اور الجیریا اور شمالی افریقہ کے مسلمانوں اور مسلم پارٹیوں کو متفق کرنے کے لئے اس نے اپنی زندگی کو وقف کر دیا اس نے تمام ملک کا دورہ کیا اور لوگوں کو اتحاد اخلاص اور ثبات کا سبق دینے لگا۔ اس نے لوگوں کو منظم کیا۔ تعلیم دی اور بیدار کیا۔ پہلے پہل فرنچ حکام نے اسے ناقابل التفات سمجھا۔ اور اس کی گورنر کے ساتھ ملاقات کی درخواستوں کو بے اعتنائی کے ساتھ مسترد کیا جاتا رہا۔ اور انہیں اسی وقت ہوش آیا۔ جب یہ شخص یہ ایک نیشنل لیڈر بن چکا تھا۔ اور اس کے ساتھ گہری عقیدت رکھنے والے لاکھوں انسان اس کے پیچھے تھے۔ انہیں معلوم ہوا کہ وہ اہل الجیریا کی مختلف سیاسی پارٹیوں کو متحد کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے اور کہ وہ اقتصادی بدحالی کو دور کرنے میں جس نے الجیریا کے زراعت پیشہ لوگوں کو فرانس یا فرنچ ایمپائر کے سب حصوں سے زیادہ مبتلائے مصیبت کر رکھا ہے خطرناک طور پر ماہر ہے۔ فارموں اور وائن یارڈوں سے موقوف کئے جانے والے مزدور اس کے جھنڈے تلے جمع ہو رہے تھے۔ اسی طرح بدحال زمیندار بھی اس کے ساتھ مل گئے۔ اس نے انہیں بتایا کہ حکومت پہلے فرانسیسی کاشتکاروں کو ملازم رکھنے کے لئے بے چین ہے۔ اور یہی ذہنیت ان کی تباہی کا باعث ہے۔ نیز حکومت چاہتی ہے کہ الجیرین وائن فرنچ وائن سے گھٹیا درجہ حاصل کرے۔ اور اس کے علاوہ اس بات پر مصر ہے۔ کہ الجیریا جو مال برآمد کرے وہ غیر ملکی جہازوں کی جگہ فرانسیسی جہازوں پر کرے۔ جو بہت زیادہ کرائے چارج کرتے ہیں:۔

فرانس کے خلاف دو لاکھ مسلمانوں کی بھرتی

وہ دو لاکھ بیکار الجیرین جو اچھے وقتوں میں فرانس گئے تھے۔ اور جنہیں اس نازک وقت میں جبکہ فرانسیسی مزدوروں کو کام نہیں ملتا تھا۔ فرانسیسی حکام نے واپس بھیج دیا تھا اس کی فوج میں شامل ہو گئے۔ اسے گذشتہ اکتوبر میں ایک بہت بڑی کامیابی حاصل ہوئی۔ جبکہ اس نے الجیریا کے میئرس کو فرانسیسی حکام کے خلاف سول نافرمانی کے متفقہ مظاہرہ کے لئے منظم کر لیا۔

۲۲ اکتوبر کو میئرس ایک عام میٹنگ میں شامل ہوئے اور کئی گھنٹہ کی بحث وتمحیص کے بعد انہوں نے گورنمنٹ کے نام ایک الٹی میٹم پر دستخط کر دیئے کہ اگر قوانین متعلقہ شراب میں تبدیلی نہ کی گئی۔ تو وہ آئندہ فرانسیسی حکام کے ساتھ تعاون نہیں کریں گے۔ حکومت نے اس نوجوان ڈاکٹر کو گرفتار کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر محض اس دھمکی کو سنکر ہی لوگ مشتعل ہو کر مظاہرے کرنے لگ گئے۔ ہزاروں لوگ اس کے مکان پر جمع ہو گئے۔ اور حلف اٹھائے کہ اپنی زندگیوں کو قربان کر کے بھی اپنے لیڈر کی حفاظت کرینگے یہ شخص جہاں بھی جاتا ہے۔ لوگ اسی طرح اسے سلام کرتے ہیں۔ جس طرح جرمنی میں ہٹلر کو کیا جاتا ہے۔ الجیریا میں ہٹلر کی تقلید اور قبولیت اس تحریک کا سب سے عجیب وغریب پہلو ہے۔ فرانسیسی نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ پولیٹیکل مظاہرہ کے موقعہ پر ایک عام نعرہ "[illegible]" کا ہوتا ہے۔ اگر جرمن چانسلر کہیں سینما فلم میں دکھائی دے تو لوگ تالیوں سے آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں۔

فرانسیسی یہ سوچ رہے ہیں۔ کہ الجیریا میں ہٹلر کی اس قدر قبولیت کی وجہ کیا ہے۔ کہ اس نے اپنے ملک میں مسلمانوں کے پرانے دشمن یہودیوں کا ستیاناس کر دیا ہے یا یہ کہ الجیریا کی بغاوت کے پیچھے جرمنی کے زر و اموال کارفرما ہیں۔ حال میں ایک خوبصورت نواب زادی [illegible] S مراکو میں گرفتار کی گئی ہے۔ جو بطور جرمن ایجنٹ وہاں کام کرتی تھی۔ کیا فرانسیسی حکام اس اہم موضوع پر کوئی روشنی ڈالیں گے؟

امرتسر میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

جماعت احمدیہ امرتسر نے خدا کے فضل وکرم اور حضرت امیر المومنین کی دعاؤں کی برکت سے نہایت کامیابی کے ساتھ یوم التبلیغ منایا۔ ۹ مارچ بعد نماز مغرب حضرت ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب مرحوم کے مکان پر جماعت احمدیہ امرتسر کا عام اجلاس ہوا۔ جس میں مختلف تبلیغی حلقے مقرر کر کے ان میں تبلیغ اسلام کے لئے تبلیغی گروپ مقرر کئے گئے۔ اور مناسب ہدایات دی گئیں تقسیم کرنے کے لئے تبلیغی لٹریچر دیا گیا۔ اور دوستوں کو ہدایت کی گئی۔ کہ اشرار کی طرف سے خواہ کس قدر خطرناک حالات پیدا کر دیئے جائیں۔ آپ عدل وانصاف اور استقلال کو ہاتھ سے نہ جانے دیں حسب ذیل تبلیغی حلقے اور گروپ مقرر کئے گئے۔

عیسائیوں میں تبلیغ

(۱) گرجا گھروں میں (۲) انگریزی ہوٹلوں۔ رسٹ ہاؤس وغیرہ میں (۳) کوٹھیوں۔ کلبوں۔ چھاؤنی قلعہ وغیرہ مقامات پر (۴) ادنٰے اقوام کے عیسائیوں میں (۵) مشن احاطوں وغیرہ میں تبلیغ کے لئے علیحدہ علیحدہ گروپ مقرر کئے گئے۔

ہندوؤں میں تبلیغ

ہندوؤں میں چونکہ مختلف الخیال فرقے ہیں۔ جن کے مذہبی عقائد میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ اس لئے تجویز تھی۔ کہ فرقہ وار تقسیم کے لحاظ سے تبلیغی حلقے مقرر کر کے پیغام اسلام پہنچایا جائے۔ مگر کام کی زیادتی کے باعث اس تجویز پر عمل نہ ہو سکا۔ آئندہ یوم التبلیغ پر انشاء اللہ آریوں۔ سناتنیوں۔ دیو سماجیوں برہموؤں۔ بدھوں اور جینیوں میں تبلیغ کے لئے علیحدہ علیحدہ گروپ مقرر کئے جائیں گے۔ امسال ہندوؤں میں تبلیغ کے لئے حسب ذیل طریق اختیار کیا گیا۔ (۱) آریہ سماجوں۔ مندروں اور دیگر مذہبی استھانوں میں (۲) سراؤں۔ ہوٹلوں۔ مذہبی مکاتب ودیالوں پاٹ شالوں اور شوالوں میں (۳) ہندو لیڈروں۔ مذہبی پیشواؤں۔ پروہتوں۔ پنڈتوں میں (۴) ہندو ایڈیٹران اخبارات ورسائل وغیرہ کے پاس اور (۵) درگیانہ مندر اور اس کے نواحی علاقہ میں علیحدہ علیحدہ وفود بھیجے گئے۔

سکھوں میں تبلیغ

(۱) دھرمسالوں۔ گوردواروں اور سکھوں کے دیگر مذہبی مقامات میں (۲) دربار صاحب۔ بابا اٹل۔ گورو کا باغ۔ سرائے گورو رامداس اور باغ اکالیاں میں (۳) سکھ لیڈروں اور ایڈیٹران اخبارات سکھ کے پاس (۴) خالصہ کالج سکھ مشنری کالج اور ہوسٹل وغیرہ میں وفود بھیجے گئے۔

اچھوت اقوام میں تبلیغ اسلام

چوہڑوں چماروں اور دیگر اچھوت وپس ماندہ اقوام میں تبلیغ اسلام کے لئے تبلیغی گروپ بنائے گئے۔ اسی طرح بھٹھیوں اور ٹپری واسوں میں گروپ بھیجے گئے۔

عام تبلیغی حلقہ جات

(۱) ریلوے سٹیشن۔ موٹروں ٹانگوں کے اڈہ جات منڈیوں مارکیٹوں۔ کارخانوں۔ باغوں سیرگاہوں۔ تعلیمی درسگاہوں۔ میڈیکل سکول اور ہسپتالوں وغیرہ میں (۲) غیر مسلم وکلاء ڈاکٹر اور دیگر معززین کی طرف (۳) شہر کے محلوں میں گروپ روانہ کئے گئے۔ ضلع کے غیر مسلم اعلےٰ حکام۔ مختلف محکمہ جات کے اعلیٰ افسروں ارکان بلدیہ اور روساء شہر میں ڈاک اور سائیکلسٹوں کے ذریعہ ٹریکٹ روانہ کئے گئے۔ جو دوست بیماری یا کسی اور روک کے باعث بذات خود تبلیغ میں حصہ لینے سے معذور تھے ان سے چندہ لے کر تبلیغی لٹریچر خرید کر غیر مسلموں میں تقسیم کیا گیا جو دوست دن کے وقت کسی مجبوری کے باعث تبلیغ میں حصہ نہ لے سکے۔ انہوں نے رات کے وقت اپنے اپنے حلقہ جات میں تبلیغ کی۔ جن احباب کو یوم التبلیغ کے موقعہ پر سفر پیش تھا۔ انہوں نے دوران سفر میں تبلیغ کا فریضہ ادا کیا۔ احمدی مستورات نے غیر مسلم عورتوں کو زبانی تبلیغ کرنے کے علاوہ تبلیغی لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔ اردو انگریزی گورمکھی وغیرہ مختلف قسم کے تبلیغی لٹریچر کی اشاعت کی گئی۔ جس کی مجموعی تعداد قریباً ۱ ہزار بنتی ہے۔ بعض احباب نے لٹریچر خرید کر غیر مسلم اصحاب میں تقسیم کیا۔ مصباح کا تبلیغی نمبر غیر مسلموں میں تقسیم کیا گیا۔

دیہات میں تبلیغ

گرد ونواح کے دیہات میں تبلیغی وفود بھیجے گئے۔ بعض پیدل اور بعض سائیکلوں پر گئے۔

عام کوائف

ایک مقام کے سکھوں نے اعتراض کیا۔ کہ اسلام تو قتل وغارت کی تعلیم دیتا ہے۔ راجپال نتھو رام وغیرہ کی طرف ان کا اشارہ تھا۔ ان کو سمجھایا گیا۔ کہ اسلام قاتلوں اور ظالموں کا حامی نہیں وہ تو لا اکراہ فی الدین کی تعلیم دیتا ہے۔ انہوں نے کہا اگر یہ سچ ہے۔ تو پھر مسلم پریس ایسے افعال کا ارتکاب کرنے والوں سے اظہار نفرت وبرأت کیوں نہیں کرتا۔ ان کو الفضل کے مضامین اور حضرت امیر المومنین کے خطبات کے اقتباسات سنا کر تسلی بخش جواب دیئے۔ تو کہنے لگے پھر اس وقت جماعت احمدیہ ہی رواداری کی تعلیم دیتی ہے ایک مندر کے پوجاریوں نے اعتراض کیا۔ کہ اسلام ہمارے بزرگوں کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ ان کو بتایا گیا۔ کہ اسلام تو ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ ولکل قوم ھاد کی تعلیم دیتا ہے۔ ہم قرآنی تعلیم کے بموجب کرشن رام بدھ عیسیٰ موسیٰ علیہم السلام کو صادق مانتے ہیں۔ ایک ہندو نے ہمارے دوستوں کو نماز پڑھنے کیلئے

احراریوں کی فتنہ انگیزیوں اور دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے خلاف

احمدی جماعتوں کی طرف سے صدائے احتجاج

نیشنل لیگ جالندھر کی قراردادیں

۴ فروری ۱۹۳۵ء کو نیشنل لیگ جالندھر شہر و جالندھر چھاؤنی کا ایک غیر معمولی اجلاس ہوا۔ مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں۔

(۱) یہ جلسہ ان فتنہ انگیز تقریروں اور تحریروں کو جو ہمارے پیشوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی شان کے خلاف بذریعہ اخبار "زمیندار" و احسان شائع کی جارہی ہیں۔ نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ ایسے شریر اور امن شکن لوگوں کو قرار واقعی سزا دے ؛

(۲) ملا عنایت اللہ احراری کے ٹریکٹ کی ضبطی کو ناکافی سمجھتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ نیز قادیان میں اس کی شرارتوں کے انسداد کا انتظام کیا جائے ؛

(۳) یہ جلسہ قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ پر نہایت ہی دکھ محسوس کرتا ہے۔ اور حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ہمارے ساتھ اس بے انصافی کا تدارک کیا جائے ؛

(۴) تجویز ہوا کہ ان ریزولیوشنز کی نقول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ۔ گورنمنٹ پنجاب اور پریس کو بھجوائی جائیں ؛

عبدالمجید بی۔ اے سکرٹری

لجنہ اماءاللہ شہر سیالکوٹ کی قراردادیں

لجنہ اماءاللہ سیالکوٹ کا ایک غیر معمولی اجلاس بصدارت سیدہ فضیلت صاحبہ ۱۵ ر فروری ۱۹۳۵ء احمدیہ گرلز سکول میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

(۱) لجنہ اماءاللہ سیالکوٹ کا یہ اجلاس عنایت احراری کے حیاسوز ٹریکٹ کی ضبطی کو ناکافی خیال کرتا ہے۔ اور احرار کے اس امن شکن اور ظالمانہ رویہ کی طرف حکومت کو توجہ دلاتا ہے۔ جس نے کہ ایک امن پسند اور حکومت کی وفادار جماعت کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ناقابل برداشت توہین کی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت احمدیہ کے خلاف خطرناک پروپیگنڈا کر کے احمدیوں کے جذبات کا خون کیا۔ اور ان کے جان و مال کو خطرہ میں ڈال رکھا ہے۔

(۲) متفقہ طور پر پاس ہوا کہ مندرجہ بالا ریزولیوشن کی نقول حضور وائسرائے بہادر گورنر صاحب بہادر پنجاب۔ ڈپٹی کمشنر گورداسپور۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و اخبار الفضل کو روانہ کی جائیں۔ نامہ نگار

نیشنل لیگ گجرات کی قراردادیں

نیشنل گجرات نے حسبِ ذیل قراردادیں ایک اجلاس میں پاس کیں۔

(۱) احراریوں کے گندہ اشتہار (مرزا مرد تھا یا عورت) کی ضبطی اس لیگ کے نزدیک تسلی بخش نہیں۔ بلکہ اس کے مصنف پر مقدمہ چلایا جائے ؛

(۲) جماعت احمدیہ کے مقدس مرکز قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے جماعت احمدیہ کے دلوں کو سخت مجروح کیا ہے۔ لہذا یہ لیگ گورنمنٹ سے پرزور درخواست کرتی ہے۔ کہ دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ جلد منسوخ کیا جائے۔

(۳) اخبار زمیندار اور احسان میں ان دنوں ہمارے خلاف جو سراسر بے بنیاد پروپیگنڈا ہو رہا ہے۔ اس کا مقصد جاہل لوگوں کو ہمارے قتل پر آمادہ کرنا ہے۔ یہ لیگ اس قسم کے شرانگیز پروپیگنڈا کی مذمت کرتی ہے۔ اور حکومت کو توجہ دلاتی ہے۔ کہ وہ حالات میں پیچیدگی پیدا ہونے سے قبل اس کا انسداد کرے ؛

(۴) مندرجہ بالا قراردادوں کی نقول بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ گورنر بہادر پنجاب۔ نیز الفضل کو بھیجی جائیں ؛ خاکسار عبدالغفور سکرٹری

انجمن احمدیہ سرینگر کی قراردادیں

۵ فروری ۱۹۳۵ء انجمن احمدیہ سرینگر کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت جی۔ این گلکار منعقد ہو کر مندرجہ ذیل اہم قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) قرار پایا کہ کچھ عرصہ سے احراریوں نے احمدیوں کے خلاف ایک منظم سازش کے ذریعہ ملک میں خطرناک فضاء پیدا کی ہے۔ اور ان کا رویہ بے حد اشتعال انگیز ہونے کے باعث امن سوز ہے۔ جماعت احمدیہ کے مقدس پیشواؤں کے خلاف بہتان طرازی کی جاتی ہے۔ گندی سے گندی گالیاں دی جارہی ہیں۔ شورش انگیز خلاف قانون اور فحش ترین لٹریچر سے ہمارے قلوب کو مجروح کیا جاتا۔ اور جاہل پبلک کو بائیکاٹ اور حملہ کرانے کے لئے اکسایا جاتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ہمارے مقدس امام پر قاتلانہ حملہ کرانے کے لئے جاہل طبقہ سے اپیل کی جاتی ہے۔ جس کی تائید ان کے اس رویہ سے پیدا ہوئے حالات سے ہوتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں ڈسٹرکٹ گورداسپور اور دوسرے اضلاع میں احمدیوں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا گیا ہے۔ پس ہم احراریوں کے اس دلخراش اور خلاف انسانیت طریق عمل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے ان کے خلاف پرزور الفاظ میں اظہار نفرت وحقارت کرتے ہوئے ان ناعاقبت اندیش اور فرض ناشناس حکام کے خلاف اظہار نفرت کرتے ہیں۔ جو احراریوں کی موجودہ خلاف قانون اور بے بنیاد فتنہ انگیز ایجی ٹیشن میں ان کی معاونت کرتے ہیں۔

(۲) قرار پایا کہ بروقت یہ امر حکومت کے نوٹس میں لایا جائے۔ کہ اس مکروہ ترین پروپیگنڈا کی روک تھام کا انتظام کرے۔ ورنہ ایسی صورت حالات کا پیدا ہونا یقینی ہے۔ جو حکومت کے لئے نہ صرف بہت سی مشکلات کا موجب ہوگی۔ بلکہ امن عامہ میں بھی خلل پڑنے کا صریح احتمال ہوگا۔

(۳) پاس ہوا کہ یہ امر بھی حکومت کے نوٹس میں لایا جائے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کے قادیان ایسی مقدس اور پرامن بستی میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کو ہم نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب سے پچیس ہزار احمدیان ریاست کشمیر توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ اسے منسوخ کر دیں گے ؛

خاکسار خواجہ صدرالدین سکرٹری

جماعت احمدیہ بنگہ کی قراردادیں

نیشنل لیگ بنگہ نے ایک غیر معمولی اجلاس میں حسب ذیل ریزولیوشنز پاس کئے۔

(۱) احراریوں کی طرف سے جو دل آزار اور فحش لٹریچر جماعت احمدیہ کے خلاف عوام میں پھیلایا جارہا ہے۔ وہ ہمارے جذبات کو حد سے زیادہ مجروح کرنے والا ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور سلسلہ احمدیہ کی روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اپنے جذبات کو قابو میں رکھتے ہوئے اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں۔ اور گورنمنٹ سے جائز مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اس گندہ دہانی اور فحش نویسی کے خلاف انسدادی تدبیر عمل میں لائے۔

(۲) دفعہ ۱۴۴ کے قادیان میں جو ہمارا مذہبی مرکز ہے۔ نفاذ کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتے

جلسہ سالانہ ۱۹۳۴ء پر بیعت کرنے والوں کی فہرست

صداقت احمدیت کا کھلا ثبوت

آج کل مخالفین اس بات کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ کوئی شخص نہ کسی احمدی کے پاس بیٹھے۔ نہ گفتگو کرے۔ اور نہ احمدیہ لٹریچر پڑھے۔ لیکن باوجود اس کے جن لوگوں کی فطرت میں سعادت ہے۔ اور جو صداقت کے پیاسے ہیں وہ مخالفین کی تمام روکوں کو عبور کرتے ہوئے حق قبول کر کے احمدیت کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ اسی صفحہ سے ظاہر ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اور احمدیت کی صداقت کا کھلا ثبوت نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

نمبر	نام	مقام
۵۶۰	نظیر بیگم صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۵۶۱	صغریٰ بیگم صاحبہ	" گورداسپور
۵۶۲	عائشہ بی بی صاحبہ	" شیخوپورہ
۵۶۳	عمر بی بی صاحبہ	" سیالکوٹ
۵۶۴	اصغری بیگم صاحبہ	" گورداسپور
۵۶۵	نور فاطمہ صاحبہ	سیالکوٹ
۵۶۶	غلام فاطمہ صاحبہ	"
۵۶۷	محمودہ بیگم صاحبہ	قادیان
۵۶۸	برکت بی بی صاحبہ	ضلع شیخوپورہ
۵۶۹	اللہ رکھی صاحبہ	" گورداسپور
۵۷۰	فاطمہ بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۵۷۱	عائشہ صاحبہ	دہلی
۵۷۲	فاطمہ بی بی صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۵۷۳	غلام فاطمہ صاحبہ	" شیخوپورہ
۵۷۴	رشیدہ صاحبہ	" سیالکوٹ
۵۷۵	زبیدہ صاحبہ	" جھنگ
۵۷۶	عائشہ بی بی صاحبہ	ضلع گوجرانوالہ
۵۷۷	محمد صادق صاحب پٹواری	" سرگودھا
۵۷۸	محمد قلندر اللہ صاحب	بنگلور سٹی
۵۷۹	ایوب احمد صاحب	ضلع گورداسپور
۵۸۰	عبد الحنان صاحب گلکار	" پشاور
۵۸۱	قطب دین صاحب	" گورداسپور
۵۸۲	زلیخا صاحبہ	" ہزارہ
۵۸۳	سارہ بی بی صاحبہ	بنگلور سٹی
۵۸۴	امیر بی بی صاحبہ	"
۵۸۵	عبد الشکور صاحب	ضلع جالندھر
۵۸۶	فیروز الدین صاحب موگہ	" فیروزپور
۵۸۷	سید برکت علی شاہ صاحب	ریاست جموں
۵۸۸	سردار احمد صاحب	کوٹ احمدیاں ڈگری
۵۸۹	مسماۃ زینب بی بی صاحبہ	لاہور
۵۹۰	غلام سرور خان صاحب	ترنگ زئی
۵۹۱	بدر النساء صاحبہ	ضلع اچھیرہ
۵۹۲	چوہدری اللہ ماہی صاحب	ضلع سیالکوٹ
۵۹۳	فقیر سائیں صاحب	"
۵۹۴	شیخ فضل کریم صاحب	امرتسر
۵۹۵	اہلیہ صاحبہ عبد الواحد صاحب	ضلع گورداسپور
۵۹۶	محمد اسمٰعیل صاحب	" فیروزپور
۵۹۷	شریفن صاحبہ	ریاست پٹیالہ
۵۹۸	کرم جان صاحبہ	ضلع جہلم
۵۹۹	حلیم محمد عبد اللہ صاحب	ضلع سیالکوٹ
۶۰۰	کریم بخش صاحب	" گورداسپور
۶۰۱	ملک صدر الدین صاحب	" سیالکوٹ
۶۰۲	سیف اللہ خان صاحب	کشمیر
۶۰۳	گماناں صاحب	ضلع گورداسپور
۶۰۴	مسماۃ راجو صاحبہ	" فیروزپور
۶۰۵	کالے خان صاحب	"
۶۰۶	رحمت اللہ خان صاحب	سیالکوٹ
۶۰۷	شیخ فضل کریم صاحب	کوئٹہ
۶۰۸	بشیر احمد صاحب	وانہ وزیرستان
۶۰۹	والدہ صاحبہ ماسٹر نور محمد صاحب	ضلع ہوشیارپور
۶۱۰	شیخ امیر علی صاحب	بنگلور سٹی
۶۱۱	الفت صاحبہ	حیدرآباد سندھ
۶۱۲	علی شیر خان صاحب	کراچی
۶۱۳	شیخ محمد اصغر حسین صاحب	بھدرک اڑیسہ
۶۱۴	امام الدین صاحب	ضلع منٹگمری
۶۱۵	عبد الرحیم صاحب	" گورداسپور
۶۱۶	سکینہ بی بی صاحبہ	" جالندھر
۶۱۷	رحمت بی بی صاحبہ	" "
۶۱۸	اکبری خانم صاحبہ	" دہلی
۶۱۹	شیخ غلام رسول صاحب	" گورداسپور
۶۲۰	تازگل صاحب	کابل افغانستان
۶۲۱	ملک چراغ دین صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۶۲۲	محمد یوسف صاحب	ریاست بہاولپور
۶۲۳	نور دین صاحب	ریاست پٹیالہ
۶۲۴	لال دین صاحب	ضلع گورداسپور
۶۲۵	ملک عبد الواحد صاحب	" جہلم
۶۲۶	گلاب شاہ صاحب	شہر جموں
۶۲۷	مسماۃ مہتاب جانہ صاحبہ	ضلع کوہاٹ
۶۲۸	" میراب جی صاحبہ	" "
۶۲۹	گل مرجان صاحبہ	موضع شینکیاں
۶۳۰	حسین گل صاحب	"
۶۳۱	علی بخش صاحب	ضلع امرتسر
۶۳۲	نواب علی صاحب	انچونی میرٹھ
۶۳۳	اہلیہ نواب علی صاحب	انچونی میرٹھ
۶۳۴	ہاتف خان صاحب	"
۶۳۵	مقصود الٰہی صاحب	بہاولپور سٹیٹ
۶۳۶	اہلیہ محمد یوسف صاحب	ملتان
۶۳۷	عائشہ بی بی صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۶۳۸	سید حسن شاہ صاحب	" "
۶۳۹	محمد ابراہیم صاحب	" امرتسر
۶۴۰	عبد الرزاق صاحب	ریاست جموں
۶۴۱	منشی محمد رمضان صاحب	" "
۶۴۲	محمد علی صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۶۴۳	رسول بخش صاحب	" گجرات
۶۴۴	سوم خان صاحب	محمود آباد فارم سندھ
۶۴۵	یعقوب محمد صاحب	کراچی
۶۴۶	سردار بیگم صاحبہ	گورداسپور
۶۴۷	محمد سرور صاحب	ضلع گجرات
۶۴۸	سید احمد شاہ صاحب	ریاست کشمیر
۶۴۹	کبیر اللہ شاہ صاحب	" "
۶۵۰	احمد صاحب	" "
۶۵۱	مسماۃ عزیزی صاحبہ	" "
۶۵۲	سبحان خان صاحب	" "
۶۵۳	سکینہ بیگم صاحبہ	" لائل پور
۶۵۴	میاں ابراہیم صاحب	" امرتسر
۶۵۵	مسماۃ رسول بی بی صاحبہ	" گجرات
۶۵۶	منشی محمد رمضان صاحب	ریاست کشمیر
۶۵۷	عبد الرزاق صاحب	" جموں
۶۵۸	محمد یوسف صاحب	پیگو برہما
۶۵۹	افسون علی صاحب	سرنگر بنگال
۶۶۰	لعل میاں صاحب	کالی مٹی "
۶۶۱	الف النساء صاحبہ	پاڑا ضلع پرگنہ
۶۶۲	مستری الٰہی بخش صاحب	حیدرآباد سندھ
۶۶۳	میاں فضل الٰہی صاحب	مالاکنڈ
۶۶۴	سید عنایت اللہ شاہ صاحب	کشمیر
۶۶۵	محمد سلیمان صاحب	ضلع لائل پور
۶۶۶	علی شیر صاحب	" "
۶۶۷	عبد الغفور صاحب	" "
۶۶۸	محمد یعقوب صاحب	" "
۶۶۹	محمد اکبر صاحب	" "
۶۷۰	عالم بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۶۷۱	فیض اللہ صاحب	"
۶۷۲	مختار احمد صاحب	"
۶۷۳	ابراہیم صاحب	ضلع لدھیانہ
۶۷۴	ملک میاں خان صاحب	اٹک
۶۷۵	مسماۃ جیونی صاحبہ	ضلع فیروزپور
۶۷۶	آمنہ بی بی صاحبہ	" گوجرانوالہ
۶۷۷	فیروز دین صاحب	" جالندھر
۶۷۸	مسمی دتو صاحب	" گورداسپور
۶۷۹	اللہ جوایا صاحب	" گجرات
۶۸۰	پی کے عبد اللہ صاحب مالاباری	کولمبو
۶۸۱	رشید بیگم صاحبہ	ضلع ہوشیارپور
۶۸۲	بی صاحبہ	" "
۶۸۳	خدا بخش صاحب	ملتان
۶۸۴	شیخ غلام جیلانی صاحب	ضلع لائل پور
۶۸۵	غلام رسول صاحب	سری نگر کشمیر

نصف قیمت پر ۸

امرت دھارا اوشدھالیہ کی کچھ ادویات متعلقہ امراض مخصوص مرداں نصف قیمت پر

جن کو صرف مارچ کے اندر خط ڈالکر نصف قیمت پر حاصل کیا جا سکتا ہے

اکسیر ۱ مہت باجی کرن اوشدھ بہت سی مقوی و مبہی ادویات کا مجموعہ ہے۔ نامردی کی تقریباً تمام حالتوں کو مفید ہے۔ یہ امراض مخصوصہ مرداں کیواسطے جنرل دوائی ہے ضعف باہ کے علاوہ امراض بادی و بلغمی۔ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ دردکمر۔ درد جوڑ کو مفید ہے۔ سرعت۔ احتلام کو نافع ہے۔ تاثیر معتدل یا بگرمی ہے۔ قیمت ۴۸ گولی چار روپے۔ ۲۴ گولی دو روپے۔ نمونہ ۸ گولی ۶/۔ خوراک ایک گولی صبح ایک شام۔

اکسیر ۲ لکھشمی ولاس رس لکھا ہے کہ نارد جی نے یہ رس سری کرشن مہاراج کو بتایا تھا۔ دودھ کیساتھ کھانے سے بوڑھا بھی موافق جوان ہوجاوے کام دیو کے سمان ہوجاوے ضعف ہائے۔ ذیابیطس۔ بھگندر۔ گلے کی سوجن۔ سنگرہنی۔ پیچش۔ کھانسی۔ زکام۔ بواسیر۔ درد جوڑ۔ درد گلو۔ درد چشم ضعف بصر۔ درد پیٹ بینی۔ گل۔ گنٹھ۔ دردکمر۔ کثرت طمث وغیرہ کو مفید ہے۔ بخار یا اور امراض کے بعد جو کمزوری کمی باہ۔ جریان وغیرہ ہوتی ہے۔ اس کو خاص طور پر مفید ہے۔ جریان۔ سرعت۔ احتلام کو نافع ہے۔ قیمت ۴۸ گولی چار روپے۔ ۲۴ گولی دو روپے۔ نمونہ ۸ گولی ۱۲/۔ خوراک ایک گولی صبح و شام کو ایک گولی۔

اکسیر ۱۱ مقوی دل و دماغ۔ جگر۔ معدہ و مثانہ ہے۔ مفرح قلب ہے۔ سرعت۔ جریان۔ احتلام کو نافع ہے یاقوتی کا کام بھی دیتا ہے۔ طاعون کے دنوں میں کھانے سے دل کی طاقت رہتی ہے اور بڑا فائدہ کرتی ہے۔ امیروں کے کھانے لائق ہر مزاج کے موافق دوائی ہے۔ اس کا جزو اعظم سونا ہے۔ قیمت ۴۸ گولی پانچ روپے ۲۴ گولی ڈھائی روپے نمونہ ۸ گولی۔

اکسیر ۱۲ خاص طور پر مریضان سرعت کیواسطے ہے۔ یہ ہر روز ایک گولی دودھ کے ساتھ کھانے سے امساک ہوتا ہے۔ ہر روز صبح و شام ایک گولی کھانے سے سرعت کی بیماری دور ہوتی ہے۔ اس کے کھانیوالے کو کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ دردکمر وغیرہ بادی و بلغمی امراض نہیں ستاتی ہیں۔ قیمت ۶۰ گولی تین روپے ۲۰ گولی ایک روپیہ ۔

اکسیر ۱۴ جب سرعت کیوجہ سے منہ کشادہ ہو اس دوائی کو دینا چاہیئے۔ اس سے جریان۔ منی و مذی و ودی کا بعد ہونے میں پیدا ہونا موقوف ہوتا ہے۔ اس کی خوراک ۹ ماشہ صبح و ۹ ماشہ شام کو ہمراہ دودھ ہے۔ قیمت ۳ تولہ تین روپے (خوراک ۲۰ دن) نمونہ ۵ تولہ ایک روپیہ آٹھ آنہ ۔

وٹ کرو ہون جی ۳ ان گولیوں کو زیادہ تر دافع سرعت بنایا گیا ہے۔ دن بدن سرعت دور ہو کر قوت امساک بڑھتی چلی جاتی ہے۔ ویرج خشک نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا ہے بے نظیر ممسک ہے۔ اور یہ گولیاں بجائے ممسک ہونیکے علاوہ مقوی باہ بھی ہیں دوسری گولیوں کی طرح خشکی پیدا نہیں کرتی ہیں۔ کوئی نشہ دہندہ چیز افیون وغیرہ اس میں نہیں۔ ایک خوراک یقین دلوانے کو کافی ہے۔ اس کے علاوہ منسجہ بالا ان کی سب خوبیاں بھی اس میں موجود ہیں۔ قیمت ۸ گولی چار روپے ۔

وٹ معجون رسائن جسم کو امراض سے پاک کرکے بڑھاپے کی جھریاں دور کرتی اور بال سیاہ کرتی جاتی ہیں۔ جوانی میں کھائیں تو بال مدت تک سیاہ رہیں گے۔ امراض بات جیسے گنٹھیا۔ کمر درد۔ گاؤٹ۔ جکڑاؤ۔ کبڑا پن اور امراض بلغم جیسے کھانسی پرانی۔ دمہ وغیرہ دور ہو جاتی ہیں۔ تجربہ شاہد ہے کہ قوت باہ خوب بڑھ جاتی ہے۔ قدرتی امساک وغیرہ ہوتا ہے۔ کسی بھی مقوی اعضاء رئیسہ گولی کیساتھ کھایا جا سکتا ہے یا اکیلے بھی اس کو کھا سکتے ہیں۔ خوراک ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک ہر روز۔ قیمت ۱۰ تولے صرف ڈیڑھ روپے ۔

اکسیر ۲۰ من متھو رس بوڑھوں کو جوان اور جوان کو پہلوان بنانیکے واسطے یہ نسخہ خود جی مہاراج کا تجویز کردہ ہے۔ خوبی یہ ہے کہ تیز نہیں ہے دیرپا ہے۔ آہستہ آہستہ کرتا ہے ہمیشہ

کھانے میں کوئی نقصان نہیں ہے۔ سرعت۔ احتلام۔ جریان کو دور کرتا ہے اور مقوی باہ ہے۔ بمبئی کے ایک ستر سالہ بوڑھے ۲۲ بچوں کے باپ نے مجھے لکھا تھا۔ کہ ایام جوانی سے ہر جاڑے میں اس کو کھانے کا عادی ہے اور وہ اب تک بھی پوری قوت رکھتا ہے۔ اور اولاد پیدا کرنے کے قابل ہے۔ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ دمہ۔ یرقان اور بدہضمی کو نافع ہے۔ خون پیدا کرتا ہے۔ مقوی معدہ بھی اور ممسک بھی ہے۔ قیمت ۴۸ گولی چار روپے۔ نمونہ ۸ گولی ۱۰/۔ درجہ اول ۴۲ گولی چھ روپے۔ نمونہ ۸ گولی ڈیڑھ روپیہ۔

اکسیر ۲ العروف بہ اب کمزور ہوگئے بعد فراغت ایک دو گولیاں کھا لیجئے اور سستی جھٹ پٹ چکنا چور۔ طاقت بحال ہو کر کھاویں۔ امساک کریں۔ روزانہ دودھ کے ساتھ صبح و شام کو کھاویں۔ جریان۔ سرعت کو نافع ہے۔ قیمت ۴۸ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۱۲ گولی ۴/۔

اکسیر ۳ اس سے ویرج بڑھتا ہے۔ گاڑھا ہوتا ہے اور اس کے بعد قوت باہ بڑھنی شروع ہوتی ہے جریان۔ احتلام۔ سرعت کو بھی مفید ہے۔ خوراک ۶ ماشہ دودھ کے ساتھ۔ قیمت فی پاؤ دو روپے نمونہ ۵ تولے آٹھ آنے ۔

اکسیر ۴ جنید پربھاوتی یہ ایک ویدک نسخہ ہے جو مختلف ناموں سے بڑے بڑے نامی وید بیچ رہے ہیں۔ یہ دوائی پیشاب کے اندر منی و شکر آنے کو مفید ہے۔ دیگر اقسام پرمیہ و ذیابیطس کو نافع ہے پتھری کو بھی مفید پڑتی ہے۔ ایپاردہ۔ بتول۔ بدہضمی۔ ورم خصیہ۔ ہچکی۔ یرقان۔ بواسیر۔ بھگندر۔ ناسور۔ دردکمر وغیرہ کو نافع ہے۔ ویرج کو شدھ کرکے قابل اولاد بناتی ہے۔ خوراک ۱ گولی صبح ۱ گولی شام قیمت ۴۲ گولی ۔ نمونہ ۸ گولی

اکسیر ۵ آیورویدک ٹانک ویرج کو شدھ کر کے قابل اولاد بناتی ہے۔ جب کوئی خاص وجہ مانع ہوتی نظر نہ آوے تو مرد عورت دونوں گولیاں دودھ کیساتھ کھانا شروع کریں ایک دو ماہ تک کھاویں اور ہر دو بعد فراغت حیض ہم بستر ہوں تو یقیناً مراد پوری کریگا۔ یہ گولیاں مقوی باہ دافع جریان و احتلام و سرعت پیدا کنندہ خون صالح مقوی اعضاء رئیسہ ہیں اور دافع وجع المفاصل۔ درد کمر۔ درد گھٹنہ۔ درد پسلی۔ درد چھاتی۔ پنڈلیوں وغیرہ کل امراض بادو بلغم ہیں۔ نیز ذیابیطس۔ یرقان۔ کمی خون۔ استسقاء۔ سوجن۔ جلودھر۔ گنٹھیا وغیرہ جو کہ زہر کی حیض بکثرت۔ طمث۔ سوجن وغیرہ ہیں۔ شہد پانی کے ہمراہ موٹاپے کو دور کرتی ہے۔ انگریزی ٹانک اور دوائیں اس کا مقابلہ کر واویں درجہ بہتر ہیں۔ خوراک عام طور پر ایک گولی صبح ایک شام۔ قیمت ۴۸ گولی چار روپے ۲۴ گولی دو روپے۔ نمونہ ۸ گولی آٹھ آنہ ۔

اکسیر ۶ الف جریان کیواسطے یہ ثانی دوا ہے۔ کثرت احتلام کو بہت جلد فائدہ کرتی ہے۔ سرعت کو بھی نافع ہے۔ کیونکہ منی کو گاڑھا کرنے میں بے مثل ہے۔ قدرتی امساک بڑھاتی ہے خوراک ایک گولی صبح ایک شام۔ قیمت ۴۸ گولی دو روپے۔ نمونہ ۸ گولی آٹھ آنے۔

اکسیر ۹ یہ بھی دافع سرعت دوا ہے۔ ویرج کو خوب بڑھاتی ہے اور گاڑھا کرتی ہے۔ دل و دماغ کو تراوٹ پہنچاتی ہے اور مقوی معدہ ہے۔ طاقت منی کو بڑھاتی ہے۔ سرعت کیلئے خاص طور پر مفید ہے۔ جریان کو بھی نافع ہے لیکن اشیاء مقوی ہونیکے باوجود قابض نہیں ہے۔ اسکے کھانے سے قدرتی امساک بڑھتا ہے۔ قیمت فی پاؤ ۔ آدھ پاؤ ۔

اکسیر دافع احتلام یہ دوائی خاص طور پر مریضان احتلام کیواسطے ہے۔ دافع جریان و سرعت ہے۔ ممسک بھی ہے کثرت احتلام کی زیادتی ایک دو دن کے اندر ہی موقوف ہو جاتی ہے۔ قیمت ۴۲ گولی ۔ نمونہ ۴ گولی

اکسیر ۱۹ سرعت کیواسطے عجیب دوائی ہے۔ مقوی اعضاء رئیسہ ہے۔ جبتک یہ کھاتے رہیں ممسک ہوتا ہے مگر کوئی افیون وغیرہ مضر چیزیں اس میں شامل نہیں ہے۔ قیمت چار تولے چار روپے۔ نمونہ ایک تولہ ایک روپیہ ۔

خط و کتابت تار کے لئے پتہ امرت دھارا ۹۳ لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ و پیشن ایکارک بکڈپو امرت دھارا بلڈنگس امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

واشنگٹن سے ۲۵ مارچ کی اطلاع مظہر ہے کہ حکومت امریکہ کے وزیر خزانہ نے اعلان کیا ہے کہ حکومت ان بیرونی ممالک کے ہاتھ سونا فروخت کرنے پر تیار ہے۔ جو اس کی مناسب قیمت دیں۔ کیونکہ ہمارے پاس کافی سونا موجود ہے بعض حلقوں کا خیال ہے کہ سونے کا بھاؤ گر جانے کے خوف سے امریکہ چاہتا ہے کہ اپنا سونا فروخت کرے۔

بنگال گورنمنٹ نے کلکتہ کی ایک اطلاع کے مطابق ایک تیرہ اور ایک ۱۵ سالہ ہندو لڑکی کو ایکٹ انسداد دہشت انگیزی کے ماتحت نوٹس دیا ہے کہ وہ سیاسی انجمنوں سے الگ رہیں۔

کونسل آف سٹیٹ نے میاں سر فضل حسین صاحب کی تحریک پر مسلم یونیورسٹی (علی گڑھ) ایکٹ میں یہ ترمیم منظور کر لی ہے۔ کہ یونیورسٹی کو اس بات کا اختیار حاصل ہے کہ بشرط ضرورت جب مناسب سمجھے پرو وائس چانسلر کے عہدہ پر کسی شخص کو فائز کر دے۔

پنجاب کونسل کے اجلاس میں ۲۳ مارچ کو محکمہ تعلیم کے میزانیہ پر بحث کے دوران میں یہ تحریک پیش کی گئی۔ کہ سول سرجن کا عہدہ اڑا دیا جائے۔ یہ بالکل غیر ضروری ہے۔ نیز انگریزی طریق علاج کو بند کر کے دیسی اور یونانی طریق علاج کو فروغ دیا جائے۔ ممبر تعلیم نے جواباً کہا۔ کہ آئی۔ ایم۔ ایس کے ریٹائر ہونے والے افسروں کی جو اسامیاں خالی ہوتی ہیں۔ وہ ہندوستانیوں کو دی جاتی ہیں۔ اور دیسی طریق علاج کی حکومت حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔

جموں و کشمیر کی حکومت نے ریاست میں بڑھتی ہوئی اغوا کی وارداتوں کا انسداد کرنے کے لئے ایک اہم سرکلر جاری کیا ہے۔ جس میں ذیلداروں نمبرداروں اور چوکیداروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ اگر ان کے گاؤں میں کسی عورت کے اغوا کی کوئی واردات ہوئی۔ تو انہیں فوراً معطل کیا جائیگا۔

گورنر پنجاب نے گورنمنٹ کالج لاہور کے جلسہ انعامات میں طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ تم میں سے اکثر کو اپنے مستقبل کے متعلق تشویش ہوگی۔ لیکن میرا یقین ہے کہ اقتصادی کساد بازاری کا بدترین دور ختم ہو گیا ہے۔ اور خوشحالی کے دوبارہ آغاز کے ساتھ ہی مضبوط چلن اور خوش اطوار لوگوں کے لئے کافی گنجائش نکل آئے گی۔

پولینڈ میں ایک ایسا مقدمہ چل رہا ہے جو ڈھائی سو برس پہلے شروع ہوا تھا۔ جب پولینڈ کی فوج اور ترکوں کے درمیان معرکہ آرائی ہوئی۔ تو اس میں کرنیل لینک نامی ایک افسر مارا گیا اور اس کی جائداد خانقاہ نشینوں کے حوالے کر دی گئی۔ اس پر مقدمہ کا آغاز ہوا۔ جب روس نے پولینڈ پر قبضہ کر لیا تو حکومت روس کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔ بعد میں پولینڈ آزاد ہو گیا تو پھر مقدمہ حکومت پولینڈ کے خلاف شروع ہوا۔ جس کا سلسلہ اب تک جاری ہے

لارڈ ولنگڈن کا عہدہ وائسرائیلٹی ۱۹۳۶ء کے آغاز میں ختم ہو رہا ہے۔ لندن سے آمدہ پرائیویٹ اطلاعات کی رو سے لارڈ ولنگڈن کے جانشین کے انتخاب نے برطانوی کابینہ کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کر رکھا ہے اور اس سلسلے میں جنرل سمٹس اور سر جان اینڈرسن کے نام بالعموم لئے جاتے ہیں۔

لاڈو سرائے متصل دہلی میں نواحی مواضعات کے براہمنوں کی ایک پنچایت ہوئی۔ جس نے ایک دلچسپ مقدمہ کا فیصلہ کیا۔ گاؤں کے ایک برہمن نے دان میں لی ہوئی ایک گائے قصاب کے پاس فروخت کر دی تھی براہمن مذکور کو یہ سزا دی گئی۔ کہ وہ دو من غلہ اور ایک گائے گئو شالہ کو دے۔ اور اشنان کرے۔

حکومت پنجاب نے ۱۹۲۴ء میں سرکاری آمدنی میں اضافہ کرنے کی غرض سے یہ قرار دیا تھا۔ کہ کسی میونسپلٹی چھاؤنی یا رقبہ مشتہرہ میں جائداد غیر منقولہ کے انتقالات پر دوگنی رقم کے اسٹامپ لگائے جائیں۔ حال میں تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ قانون مذکور میں یہ تبدیلی اس کی اصل غرض کو پورا کرنے سے قاصر رہی ہے۔ اسٹامپ کے بھاری محصول کی ادائیگی سے بچنے کے لئے اب جائداد فروخت کرنے والا بہت سی ترکیبیں کرتا ہے۔ چنانچہ حکومت نے مجلس وضع آئین قوانین پنجاب میں ایک قانون پاس کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کی غرض یہ ہوگی۔ کہ اس ایکٹ کے مطابق میونسپلٹیوں۔ چھاؤنیوں اور رقبہ جات مشتہرہ پر عائد کردہ زائد محصول کو کم کر دیا جائے۔

لکھنؤ ۱۸ مارچ۔ صوبہ کے مسلمان لیڈروں کا ایک وفد ہز ایکسی لنسی دی گورنر یو۔ پی کی خدمت میں ان احکام کے خلاف اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے لئے حاضر ہوا جو کہ بقر عید کے موقعہ پر اجودھیا میں جاری کئے گئے تھے۔ ہوم ممبر۔ چیف سیکرٹری اور فیض آباد کے کمشنر صاحب بھی موجود تھے۔ ہز ایکسی لنسی دی گورنر نے جواب دیا۔ کہ اپیل کے فائل کرنے کے متعلق گورنمنٹ نے بہت غور کیا ہے۔ لیکن کوئی ایسی معقول دلیل اس کے حق میں نہیں ہے۔

عراق کی وزارت تعلیم نے ثانوی مدارس کی اعلےٰ کلاسز کے لئے قرآن کریم کے بعض حصوں کا حفظ کرنا ضروری قرار دیا ہے آئندہ ان جماعتوں میں صرف وہی طلباء داخل ہو سکینگے۔ جو قرآن کریم کے مقررہ حصوں کو حفظ کرنے کے لئے تیار ہوں۔

ملک معظم کی سلور جوبلی کی یادگار کے طور پر حکومت برطانیہ کی طرف سے لندن کی ٹکسال میں بہت سے تمغے اور سکے بنائے جا رہے ہیں۔

گاندھی جی کے سیکرٹری مسٹر ڈیسائی نے واردھا سے ۲۳ مارچ کو اعلان کیا ہے۔ کہ گاندھی جی ۲۴ مارچ سے ایک غیر معمولی قدم اٹھا رہے ہیں۔ یعنی آپ کامل چار ہفتہ کے لئے خاموشی کا برت رکھیں گے جو ۱۹ اپریل کو ختم ہوگا۔ ۱۹ کو ہی آپ دیہات سدھار نمائش کے افتتاح اور آل انڈیا ہندی کانفرنس کی صدارت کے لئے اندور روانہ ہو جائیں گے۔ اس لئے اس عرصہ میں آپ کوئی ملاقات نہیں کریں گے۔ بشرط ضرورت بذریعہ تحریر دوسرے لوگوں تک اپنے خیالات پہنچا دینگے۔

پنجاب کونسل نے حکومت سے سفارش کی ہے کہ خانگی صنعتوں کی ترویج و تعمیم کے لئے ایک پنج سالہ پروگرام مرتب کیا جائے۔ اور اس مقصد کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے

کراچی ۲۳ مارچ۔ حکومت نے اخبارات کے نام اخبارات کے نام احکام نافذ کئے تھے۔ کہ عبد القیوم کی سزا کے متعلق کوئی خبر شائع نہ کی جائے۔ اس حکم کے خلاف روزنامہ الوحید نے بطور احتجاج اپنی اشاعت ایک مہینے کے لئے ملتوی کر دی ہے۔

سلہٹ ۲۳ مارچ۔ مسلمان گائے ذبح کرنا چاہتے تھے۔ کہ ہندوؤں نے ان پر حملہ کر کے بہت سے مسلمان زخمی کر دئے۔ پولیس نے فوراً موقع پر پہنچ کر حالات پر قابو پا لیا۔

جنیوا ۲۳ مارچ۔ مسٹر سوبھاش چندر بوس نے کلنک لیلگینزا میں مسٹر پٹیل کے میموریل کا افتتاح کیا۔ مسٹر پٹیل اسی جگہ فوت ہوئے تھے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی